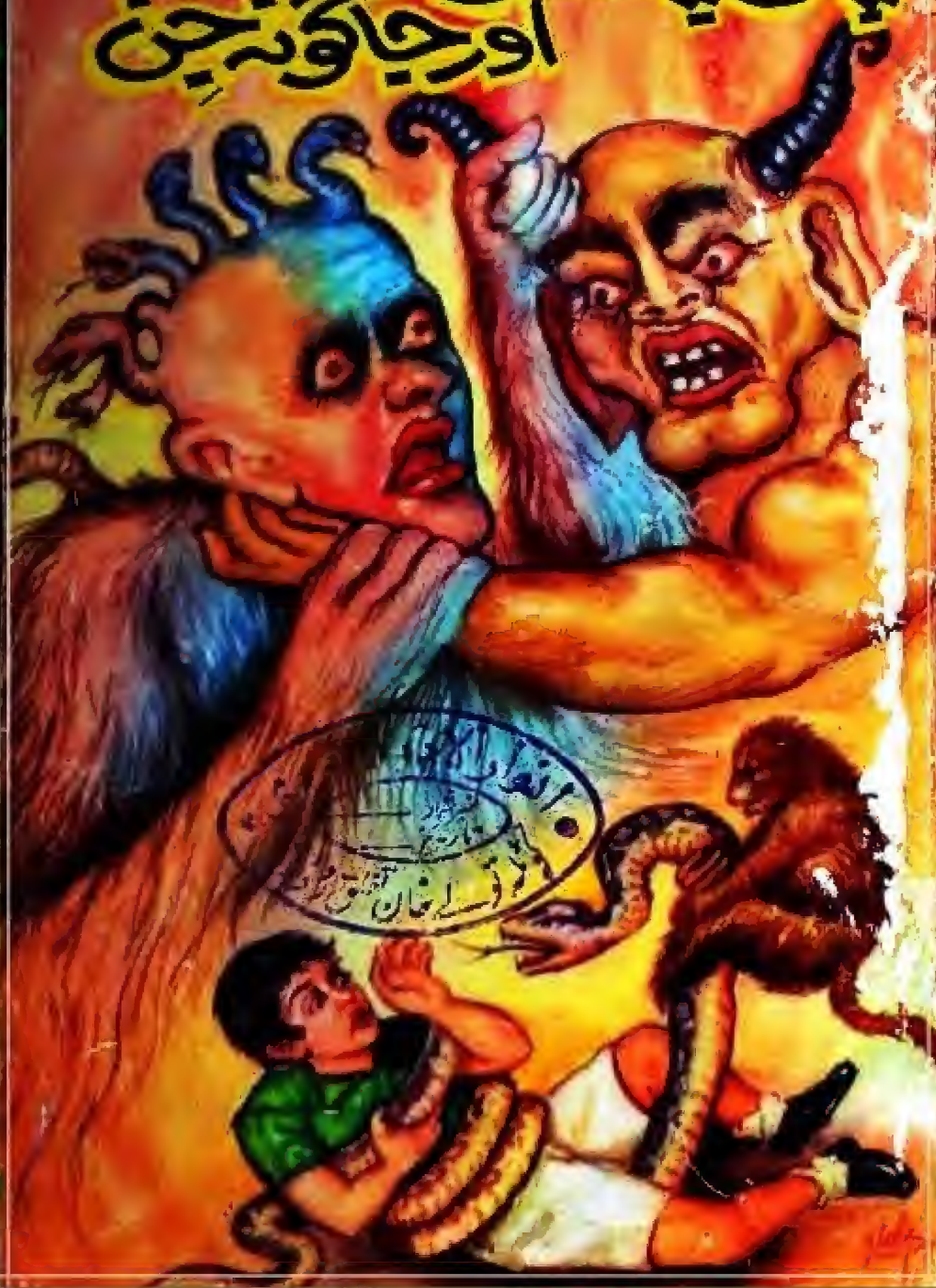


# پہن چھتنگو اور جاگو نہ جن



پچھن کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول

# پچھن چھنگلو جا گونہ جن

منظہر کلیم ایم اے



یوسف برادرز پاک گیٹ  
مستانہ



جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

جاگوں جن نے چھن چھنگو کی پنڈلی میں کانٹا چبھو  
 کر اس کی تمام پراسرار طاقتیں ختم کر دی تھیں اور  
 پھر اسے دسی سے باندھ کر اس نے چڑم دلیوتا  
 کے خوفناک بت کے سامنے ڈال دیا۔ اور خود اس  
 نے الماری میں سے ایک بہت بڑا اور خوفناک قسم  
 کا کھارٹا نکالا اور چھن چھنگو کے قریب آ کر کھڑا  
 ہو گیا۔ اس نے کھارٹا فضا میں بند کیا اور چھن چھنگو  
 نے موت کو سامنے دیکھ کر سمجھیں بند کر لیں  
 اب موت اسے یقیناً نظر آرہی تھی اور پھر جاگوں  
 جن کا کھارٹا بجلی کی سی تیزی سے نیچے آ گیا۔

ناشران — اشرف قریشی

یوسف قریشی

ہزٹر — محمد یونس

طالب — ندیم یونس ہنزلا ہوز

قیمت — ۸۷ روپے



ادھر پنگو دروازے کی اوٹ میں کھڑا حیرت سے یہ سب تماشا دیکھ رہا تھا اس نے دیکھا تھا کہ اس کے دوست چھن چنگو کی پٹلی میں جیسے ہی کانٹا چبھا اس کی تمام طاقتیں ختم ہو گئی تھیں اور اب چھن چنگو رسی سے بندھا ہوا تھا جب کہ جاگوں جن کھڑا سنبھالے اسے قتل کرنے کے لئے تیار تھا۔ چنانچہ اس نے چھن چنگو کو سجانے کا فیصلہ کیا اور جیسے ہی جاگوں جن کا ہاتھ حرکت میں آیا اس نے بھی جاگوں جن پر چھلانگ لگا دی وہ اچھل کر سیدھا اس کے ہاتھ پر جاگرا۔ جس میں اس نے کھڑا پکڑا ہوا تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جاگوں جن کا ہاتھ بہک گیا اور کھڑا سبائے سامنے پڑے ہوئے چھن چنگو کی گردن پر گتا وہ بہک کر پوری قوت سے اس کے اپنے پیر پر جاگرا اور ہال جاگوں جن کی درناک چیخ سے گونج اٹھا۔ پنگو بندر جھپٹا مار کر دور جا کھڑا ہوا تھا اب وہ اطمینان سے کھڑا تماشا دیکھ رہا تھا۔

جیسے ہی جاگوں جن کے پیر پر وہ بھاری

بھرم کھڑا پوری قوت سے لگا۔ اس کا پیر درمیان سے دو ٹکڑے ہو گیا جاگوں جن کے ہاتھ سے کھڑا چھوٹ گیا اور وہ پیر پکڑ کر پورے ہال میں ناچنے لگا۔ اس کے منہ سے بے شکا چہنیں نکلنے لگی تھیں۔

پنگو بندر نے اسے یوں ناچتے دیکھا تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اس نے سب سے پہلے چھن چنگو کی پٹلی سے وہ کانٹا نکالا اور پھر اپنے تیز دانتوں سے اس نے وہ رسی کاٹ دی جس سے چھن چنگو بندھا ہوا تھا رسی کٹتے ہی چھن چنگو اچھل کر کھڑا ہو گیا اس نے محسوس کیا کہ اس کی پراسرار صلاحیتیں کانٹا نکلنے کے باوجود واپس نہیں آتی تھیں۔

ادھر جاگوں جن نے وقتی تکلیف کے بعد جب چھن چنگو اور پنگو کی طرف دھیان کیا تو اس نے دیکھا کہ چھن چنگو آزاد کھڑا تھا اور پنگو بھی اس کے قریب موجود تھا اس نے ایک بار پھر جھپٹ کر کھڑا اٹھایا۔

اسی لمحے چھن چنگو نے پنگو کو اشارہ کیا اور



باہر نکلتے ہی چنگو سے مخاطب ہو کر کہا اور چنگو  
بچرتی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

جاگوں جن کھارٹا سنبھالے دروازے سے باہر  
نکلے تاکہ انہیں جنگل میں گھیر کر مار ڈالے مگر  
اس کے باہر نکلنے سے پہلے چھ چنگو ایک درخت  
پر چڑھتا چلا گیا اور جاگوں جن بے بس ہو کر کھڑا  
رہ گیا اس کا بس ان درختوں پر نہیں چل سکتا  
تھا کیونکہ یہ درخت اس کے محل کے دروازے  
پر تھے اور جن وقت اس نے محل بنایا تھا اس  
وقت ایک بوڑھا اور نیک جن ان درختوں پر  
رہتا تھا اس نے جاگوں جن کو محل بنانے کی  
اجازت اس شرط پر دی تھی کہ وہ ان درختوں  
پر یا اس پر موجود کسی بھی چیز کو نقصان  
نہیں پہنچائے گا۔

وہ چند لمحے کھڑا کچھ سوچتا رہا پھر تیزی  
سے واپس اپنے محل میں دوڑ گیا۔  
درخت پر بیٹھتے ہی چھ چنگو نے دوبارہ اپنے  
دماغ سے سوال کیا کہ اس کی پر اسرار صلاحیتیں  
کس طرح واپس آ سکتی ہیں۔

وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر  
نکل آئے۔ جاگوں جن ان کے پیچھے بھاگا مگر وہ  
دونوں اپنی جان بچانے کے لئے انتہائی تیزی سے  
دوڑ رہے تھے۔

دوڑتے دوڑتے چھ چنگو نے اپنے دماغ سے سوال  
کیا اسے کیا کرنا چاہیے فوراً ہی اسے جواب ملا  
کہ وہ فوراً چنگو کو لے کر جاگوں کے محل سے  
باہر نکل جائے۔ اور اس میں انکیوں نما درخت  
پر چڑھ جائے اس درخت پر جاگوں جن نہیں چڑھ  
سکتا تھا اس لئے وہ اس کے وار سے بچ  
جائیں گے۔

چنانچہ چھ چنگو سہل کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا  
بیرونی دروازے کی طرف لپکا۔ چنگو اس سے  
بھی آگے تھا۔

جاگوں جن نے انہیں پھرنے کی بے حد کوشش کی  
مگر اس کا ہیرکٹ گیا تھا اس لئے وہ زیادہ  
تیزی سے نہ بھاگ سکتا تھا اس کا نتیجہ یہ  
ہوا کہ وہ دونوں دروازے سے باہر نکل گئے  
اس درخت پر چڑھ کر چنگو چھ چنگو نے



اسے جواب ملا کہ اب اس کی صلاحیتیں اس صورت میں واپس آسکتی ہیں کہ وہ ایسا میکرو کا درخت ڈھونڈے جو تین سو سالہ پرانا ہو اس کا کانٹا جب وہ نپٹلی میں چھبوتے گا اس وقت اس کی صلاحیتیں واپس آجائیں گی۔

مگر ایسا درخت کہاں ملے گا؟ چھن چھنگو نے پریشان ہوتے ہوئے اپنے دامخ سے دوسرا سوال کیا "وہ درخت اسی جنگل میں موجود ہے جنگل کے شمال مشرق کی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے اس پہاڑی کی چوٹی پر میکرو کا تین سو سالہ پرانا درخت ہے مگر اس پہاڑی پر انتہائی زہریلے سانپ رہتے ہیں ان سانپوں سے بچ کر اس درخت تک جانا پڑے گا" اس کے دامخ نے جواب دیا "مگر جب ہم اس درخت اتریں گے تو جاگوند جن ایلیں ہلک کر دے گا" چھن چھنگو نے پوچھا "رات کے وقت تم نیچے اترنا۔ رات کے وقت جاگوند جن اپنے محل سے باہر نہیں نکل سکتا کیونکہ تمام رات اسے چوڑم دیوتا کے سامنے عبادت کرنی پڑتی ہے اس کے دامخ نے جواب دیا۔

"نخیک ہے" چھن چھنگو نے سوچا اور پھر اطمینان سے درخت پر پیر پھیل کر بیٹھ گیا اب اسے رات ہونے کا انتظار تھا اور رات ابھی کافی دور تھی۔

ابھی اسے آرام سے بیٹھے مقتوی دیر ہوئی تھی کہ جاگوند جن محل کے دروازے پر نظر آیا اس نے اپنے پیر پر پٹی باندھی ہوئی تھی وہ اطمینان سے چلتا ہوا اس درخت کے نیچے آکر رک گیا۔

"تم مجھ سے بچ کر نہیں جاسکتے چھن چھنگو، میں چوڑم دیوتا کے سامنے تمہیں ضرور بمحیث چڑھاؤں گا" جاگوند جن نے سخت لہجے میں کہا۔ "یہ تمہاری غلط فہمی ہے جاگوند جن، تم نے جس طرح مکاری سے کام لیا ہے اور کلمہ پڑھنے کے بعد تمکو گئے ہو اب تمہاری موت یقینی ہے" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"میں نے تمہاری تمام صلاحیتیں ختم کر دی ہیں اب تم ایک حقیر سے انسان سے زیادہ کچھ نہیں میں تمہیں چٹکی میں مسل دوں گا" جاگوند جن



کا لہجہ غراہٹ میں تبدیل ہو گیا۔  
 یہ تمہاری بھول ہے تم ان درختوں پر نہیں  
 چڑھ سکتے سمجھے، اس لئے تم مجھے ہاتھ نہیں  
 لگا سکو گے۔

یہ ٹھیک ہے کہ میں ان درختوں پر نہیں  
 چڑھ سکتا۔ مگر پھر بھی تم مجھ سے پنج ستر  
 نہیں جاسکتے " جاگو نہ جن نے کہا۔  
 اور دوسرے لمے اس نے اپنے ہاتھ کو یوں  
 حرکت دی جیسے کوئی پتھر مارتا ہے اس کا یہ  
 ہاتھ اب تک اس کی پشت کی طرف تھا اس  
 کے ہاتھ میں ایک بڑی سی رسی تھی جس کا  
 سر کمند کی طرح بنا ہوا تھا

چھین چھینگو چونکہ بڑے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا  
 اس نے اس سے پہلے کہ وہ کمند  
 سے اپنے ہلکی کوشش کرتا کمند کا سر اس کی  
 گردن میں پھنس گیا اور دوسرے لمے جاگو نہ  
 جن نے زور سے جھپکا دیا اور چھین چھینگو اچھل کر  
 منہ کے بل زمین پر آ گرا اس نے گو بڑی  
 ہوشیاری سے اپنے ہاتھ آگے کر دے تھے





گرفت اتنی سخت تھی کہ چھن چنگو کا دم گھٹتا جا رہا تھا جاگوں جن قہقہے مارتا ہوا چھن چنگو کو اٹھاتے محل کی طرف مڑ گیا۔

مگر ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ چنگو بندر نے جو اس دوران درخت سے اتر کر قریب موجود جھاڑی کے پیچھے چھپ گیا تھا جھپٹ کر اس کی ٹانگ پر اپنے دانت جما دیے اچانک تکلیف کی وجہ سے جاگوں جن بے اختیار اچھل پڑا اور اسی لمحے اس کا پیر ایک درخت کی زمین سے ابھری ہوئی جڑ میں پھنس گیا اور وہ منہ کے بل ایک کانٹے دار جھاڑی پر جاگرا جھٹکا گئے سے اس کے ہاتھ کی گرفت ڈھیل پڑ گئی اور چھن چنگو اچھل کر دور جاگرا نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے بھاگا۔

جاگوں جن نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ گو اس کا منہ زخمی ہو گیا تھا مگر چھن چنگو کے آزاد ہونے سے وہ بوکھلا گیا تھا وہ بھی جو کچھ اس نے عالم میں تیزی سے چھن چنگو کو پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگا۔

اس لئے اس کے منہ اور سینے پر چوٹ لگی تھی مگر اس کی گردن اب بھی رسی میں بندھی ہوئی تھی۔

جاگوں جن نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور پھر جھپٹ کر چھن چنگو کی گردن پکڑ کر اسے ہوا میں اٹھا لیا۔

اب تباہ بیوقوف رُکے اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے" جاگوں جن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"میرا اللہ تم سے کہیں زیادہ طاقتور ہے وہ مجھے بچائے گا" چھن چنگو نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا مگر اس کی آواز میں بلا کا اعتماد تھا جیسے اسے اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ اور یقین ہو۔ میں دیکھوں گا کہ تمہارا اللہ میرے ہاتھ سے تمہیں کیسے بچاتا ہے" جاگوں جن نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

اور دوسرے ہاتھ سے اس نے چھن چنگو کی گردن سے رسی نکال دی اب اس نے ہاتھ سے اس کی گردن پکڑی ہوئی تھی اور اس کی



گرفت اتنی سخت تھی کہ چھن چھنگو کا دم گھٹتا جا رہا تھا جاگوں جن تھقبے مارتا ہوا چھن چھنگو کو اٹھاتے محل کی طرف مڑ گیا۔

مگر ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ چھنگو بندر نے جو اس دوران درخت سے اتر کر قریب موجود جھاڑی کے پیچھے چھپ گیا تھا جھپٹ کر اس کی ٹانگ پر اپنے دانت جما دیے اچانک تکلیف کی وجہ سے جاگوں جن بے اختیار اچھل پڑا اور اسی لمحے اس کا پیر ایک درخت کی زمین سے ابھری ہوئی جڑ میں پھنس گیا اور وہ منہ کے بل ایک کانٹے دار جھاڑی پر جاگرا جھٹکا گئے سے اس کے ہاتھ کی گرفت ڈھیل پڑ گئی اور چھن چھنگو اچھل کر دور جاگرا نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے بھاگا۔

جاگوں جن نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ گو اس کا منہ زخمی ہو گیا تھا مگر چھن چھنگو کے آزاد ہونے سے وہ بوکھلا گیا تھا وہ بھی جو کچھ اس کے عالم میں تیزی سے چھن چھنگو کو پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگا۔

اس لئے اس کے منہ اور سینے پر چوٹ نہ لگی تھی مگر اس کی گردن اب بھی رسی میں بندھی ہوئی تھی۔

جاگوں جن نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور پھر جھپٹ کر چھن چھنگو کی گردن پکڑ کر اسے ہوا میں اٹھا لیا۔

اب تباؤ بیوقوف رشکے اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے" جاگوں جن نے بڑے غریب لہجے میں کہا۔

"میرا اللہ تم سے کہیں زیادہ طاقتور ہے وہ مجھے بچائے گا" چھن چھنگو نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا مگر اس کی آواز میں بلا کا اعتماد تھا جیسے اسے اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ اور یقین ہو۔ "میں دیکھوں گا کہ تمہارا اللہ میرے ہاتھ سے تمہیں کیسے بچاتا ہے" جاگوں جن نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

اور دوسرے ہاتھ سے اس نے چھن چھنگو کی گردن سے رسی نکال دی اب اس نے ہاتھ سے اس کی گردن پکڑی ہوئی تھی اور اس کی



چھن چھنگو بے تماشاً بھاگتا ہوا تین انگلیوں نما  
درختوں کی طرف بڑھتا مگر جاگوں جن سائے کی  
طرح اس کے پیچھے تھا۔  
بھاگتے بھاگتے اچانک چھن چھنگو کا پیر پھیلا اور وہ  
مذ کے بل ایک بڑی سی جھاڑی میں گرتا  
چلا گیا۔

جاگوں جن اس سے چند قدموں کے فاصلے پر  
تھا۔ اس نے جھپٹ کر چھن چھنگو کو پکڑنا چاہا  
مگر اچانک چھن چھنگو اس جھاڑی کی جڑ میں گھستا  
چلا گیا جہاں ایک غار کا دھانہ صاف نظر آ رہا  
تھا جاگوں جن نے وحشت کے عالم میں جھاڑی  
کی جڑ کو پکڑا اور پھر ایک جھٹکے سے اتنی  
بڑی جھاڑی کو جڑ سے اکھاڑ کر دور پھینک  
دیا۔ اب غار کا دھانہ صاف نظر آنے لگا  
گیا تھا مگر یہ دھانہ اتنا بڑا نہیں تھا کہ  
جاگوں جن اس میں گھس سکتا۔ چنانچہ جاگوں  
جن نے اپنے طاقتور ہاتھوں سے مٹی اکھاڑنی  
شروع کر دی۔ مگر بھانے کیا پڑی تھی کہ اس  
غار کے دھانے کے ارد گرد کی مٹی اتنی سخت

تھی کہ جاگوں جن پوری کوشش کرنے کے باوجود  
غار کے دھانے کو چوڑا نہ کر سکا۔

وہ چند لمحے وہیں کھڑا کچھ سوچتا رہا۔ پھر  
وہ بھاگتا ہوا اپنے محل کی طرف بڑھتا تاکہ وہاں  
سے بیلچے لے آکر اس غار کا منہ کھول ڈالے  
چھنگو بندر جو قریب کی جھاڑیوں میں چھپا ہوا  
یہ سب نظارہ دیکھ رہا تھا جاگوں جن کے ہنستے  
ہی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس غار  
کے دھانے کے اندر دوڑتا چلا گیا۔

اس کے اندر جاتے ہی غار کا دھانہ اچانک  
غائب ہو گیا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہاں سرے  
سے کوئی غار کبھی رہا ہی نہ ہو۔

جاگوں جن چند لمحوں بعد ایک بھاری مہر کم  
بیلچے اٹھائے دوڑتا ہوا واپس اس جگہ آیا مگر  
یہاں آکر وہ ٹھٹھک کر رک گیا اس کے چہرے پر  
شدید حیرت کے آثار ابھر آئے تھے کیونکہ جس  
جگہ وہ غار کا دھانہ چھوڑ گیا تھا اب وہاں  
صاف زمیں تھی اس نے ادھر ادھر دیکھا اپنے  
قدموں کے نشانات دیکھے اور قریب موجود اکثری ہوئی بھاری



دیکھی تو اسے یقین آگیا کہ وہ صحیح جگہ پر آیا ہے مگر یہاں تو غار کا نام نہ تھا نشان تک نہیں تھا۔ اسے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ پھر اس نے بیلچہ اٹھایا اور اندازے سے اس جگہ کو کھودنا شروع کر دیا جہاں اس کے خیال کے مطابق غار کا دھانہ تھا۔

تقریباً دو تین گھنٹے مسلسل محنت کرنے کے بعد اس نے وہاں ایک بڑا سا گڑھا کھود ڈالا مگر اسے کہیں بھی غار قسم کی کوئی چیز نظر نہ آئی۔

اب وہ تھک چکا تھا اس لئے مایوس سا ہو کر اس نے بیلچہ اٹھایا اور تھکے تھکے قدموں سے واپس اپنے محل کی طرف جانے لگا چھنچھنکو کی صداچیتیں ختم کرنے کے باوجود وہ اسے ختم نہیں کر سکا تھا۔ بلکہ اسے اپنے ہاتھ سے بھی کھو بیٹھا تھا اس نے یہی فیصلہ کیا کہ اب چوڑم دیوتا سے جا کر مدد مانگے۔ چنانچہ یہی سوچتا ہوا وہ محل میں داخل ہو گیا۔

چھنچھنکو اس غار میں داخل تو ہو گیا مگر اب وہ ڈر رہا تھا کہ سچانے اندر سے یہ غار کیسا ہو۔ وقتی طور پر جاگوں جن سے بچنے کیلئے اس نے ایسا کیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ جب جاگوں جن غار کو اکھیڑنے کے لئے کوئی چیز لینے محل میں جاتے گا تو وہ غار سے نکل کر بھاگ جاتے گا۔ اور جا کر کہیں چھپ جاتے گا۔

مگر جیسے ہی وہ غار میں داخل ہوا اس نے دیکھا کہ غار کافی طویل تھی اور اس کے



دوسرے سرے پر اس کو روشنی نظر آئی وہ بھاگتا ہوا اس روشنی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

آگے جا کر اس نے دیکھا کہ یہ ایک پھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک طرف چراغ جل رہا تھا اور ایک لمبی دائری والا بوڑھا سا آدمی چراغ کے قریب بیٹھا عبادت میں مصروف تھا۔

اس نے جب چھنچھنگو کے قدموں کی آوازیں سنیں تو اس نے سر اٹھا کر چھنچھنگو کی طرف دیکھا بوڑھے کی آنکھیں بڑی بڑی اور بے انتہا سرخ تھیں۔

پہلے تو بوڑھے کے چہرے پر ناگواری کی شکلیں نظر آئیں مگر پھر اس کا چہرہ پرسکون ہو گیا۔  
”آؤ بیٹے یہاں میرے پاس بیٹھ جاؤ“ بوڑھے نے چھنچھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

میرے پیچھے ایک ظالم جن لگا ہوا ہے۔ وہ کہیں غار کے اندر نہ پہنچ جائے“ چھنچھنگو نے انہیں سلام کرتے ہوئے کہا۔

”نہیں بیٹے اس غار میں کوئی ظالم آدمی یا جن داخل نہیں ہو سکتا تم اطمینان سے بیٹھو“ بوڑھے

نے جواب دیا۔ اور چھنچھنگو اس کے قریب بیٹھ گیا اسی لمحے اسے پھنگو بندر کا خیال آیا جسے وہ باہر چھوڑ آیا تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ اس کے متعلق بوڑھے سے کچھ کہتا۔

اس نے غار کے دھانے کی طرف سے کسی کے دوڑنے کی آوازیں سنیں اس نے چونک کر دیکھا تو اس کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا پھنگو بندر دوڑتا ہوا اندر آ رہا تھا۔

پھنگو بندر چھنچھنگو کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔  
”جاگوںہ جن بڑے غصے میں تھیں کی طرف گیا ہے“ پھنگو نے چھنچھنگو کو بتلایا۔

وہ ضرور کوئی بیلچہ وغیرہ لینے گیا ہوگا تاکہ غار کو کھود سکے“ چھنچھنگو نے کہا۔

صدا جیتیں ختم ہونے سے چونکہ چھنچھنگو ایک عام سا لڑکا رہ گیا تھا اس لئے اب وہ جاگوںہ جن سے بچد خوفزدہ تھا پہلے بھی پھنگو بندر نے دو بار اس کی جان بچائی تھی ورنہ جاگوںہ جن اسے اب تک ہلاک کر چکا ہوتا۔

تم ڈر رہے ہو بیٹے تو میں غار کو غائب



کر دیتا ہوں" بوڑھے نے چھن چھنگو کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس نے اپنا ہاتھ غار کے دھانے کی طرف کیا اور منہ ہنی منہ میں کچھ پڑھ کر چھونک ماری اس کے پھونک مارتے ہی غار کا دھانہ غائب ہو گیا اب وہاں ایک صاف سی دیوار تھی۔

اب بے فکر ہو کر بیٹھ جاؤ جاگوں جن قیامت تک اس غار کا پتہ نہیں چلا سکتا اب تم محفوظ ہو۔" بوڑھے نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا اور چھن چھنگو نے اطمینان کی سانس لی۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ باباجی آپ نے میری جان بچائی ہے" چھن چھنگو نے کہا۔

"بیٹے مجھے تمہاری شکل دیکھ کر ہی معلوم ہو گیا تھا کہ تم بندر بابا کے شاگرد ہو۔ اور بند بابا بہت بڑا انسان ہے میں اس کی قدر بے حد کرتا ہوں اس لئے میں نے تمہیں یہاں آنے دیا ورنہ آج تک کسی انسان یا جن کی یہ بہت نہیں کوئی کہ وہ میری عبادت میں خلل ڈال

سکے۔" باباجی نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے کہا۔ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں باباجی۔ دراصل

بندر بابا کی طرف سے دی ہوئی طاقتیں ختم ہو گئی ہیں اس لئے مجھے مجبوراً یہاں آنا پڑا۔

چھن چھنگو نے جواب دیا۔

ہاں مجھے معلوم ہے کہ جاگوں جن نے عیاری سے کام لیتے ہوئے تمہاری پتھلی پر سو سالہ

پرانے کیکر کے درخت کا کانٹا چھو دیا تھا جس سے تمہاری صلاحیتوں کا خاتمہ ہو گیا ہے" باباجی نے

جواب دیا اور چھن چھنگو حیران رہ گیا کہ اس بوڑھے کو زمین کے اندر بیٹھے کیسے سب باتوں کا پتہ چل گیا وہ سمجھ گیا کہ یہ بوڑھا بھی بندر

بابا کی طرح کوئی بڑا پہنچا ہوا بزرگ ہے۔

"باباجی آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ جاگوں جن نکتہ عالم ہے اس نے ایک بڑھیا کو

جوان بنانے کا لالچ دے کر شہر کی سستی جوان روکیوں کا خون پی لیا ہے میں اسے مارنے آتا تھا مگر اس نے میری صلاحیتیں ختم کر دیں چھن چھنگو نے اس بار بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔



بہت نہ مارو بیٹے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی  
مدد کرتا ہے جو ظالموں کا خاتمہ کرنے نکلتے  
ہیں۔ اگر وقتی طور پر جاگوں جن کا داد چل گیا  
ہے تو کوئی بات نہیں۔ ہر چیز کا توڑ موجود  
ہے اگر تمہاری طاقتوں کا توڑ موجود ہے تو  
جاگوں جن اور چورم دیوتا کی طاقتوں کا بھی توڑ  
موجود ہے۔ بابا جی نے اس کی بہت بندھائے  
ہوتے کہا۔

”یقیناً ہے مجھے علم ہوا ہے کہ کیچک کے تین  
سو سال پرانے درخت کا کانٹا اگر میں پتھری  
میں چھبوں تو میری صلاحیتیں واپس آجائیں گی  
اور یہ درخت اس جنگل کے شمال مشرق کی  
طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی پر موجود ہے مگر اس  
پہاڑی پر انتہائی زہریلے سانپ رہتے ہیں“ چمن چنگو  
نے اپنے دماغ کی تمام بتائی ہوئی باتیں بیان  
کر دیں۔

ان صحیح علم ہوا ہے اب تمہارے لئے یہ  
مزدوری ہے کہ تم اس درخت کا کانٹا حاصل  
کر کے اپنی صلاحیتیں واپس لے لو۔ بابا جی نے کہا

مگر جناب میں اس پہاڑی تک جاؤں کیسے یہاں  
سے باہر نکلوں گا تو جاگوں جن پکڑے گا  
چمن چنگو نے تشویش بھرے لیے میں کہا۔

اس کی فکر نہ کرو میں تمہیں وہاں تک  
پہنچا دیتا ہوں آگے تمہارا کام ہے البتہ یہ  
بتا دوں کہ یہ سانپ بے انتہا زہریلے ہیں اگر  
ان میں سے ایک نے بھی تمہیں کاٹ لیا  
تو تم وہیں پانی بن کر بہہ جاؤ گے۔ بابا جی  
نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”آپ اتنا محرم کریں کہ ایک بار مجھے وہاں تک  
پہنچا دیں آگے اللہ تعالیٰ میری مدد کرے گا“  
چمن چنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”بہت خوب جو آدمی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا  
ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور کامیاب کرتا ہے“ بوشے  
نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

بابا جی میرے دوست چنگو بندر کو بھی میرے  
ساتھ ہی بھجوا دیں“ چمن چنگو نے کہا۔

”ہاں ایسا کرو چنگو کا ہاتھ پکڑ لو اور تم  
دونوں آنکھیں بند کر لو جب میں آنکھیں کھولنے



جکڑ لیا تھا۔ کہ چھین چھینگو حرکت بھی نہیں کر  
سکتا تھا۔ کسی بھی لمحے سانپ اسکو کاٹ لیتا  
اور باباجی نے پیٹے ہی بتا دیا تھا کہ اس  
پھاڑی کے سانپ اتنے زہریلے ہیں کہ اگر  
وہ کاٹ لیں تو انسان پانی بنکر بہہ جاتا ہے  
چنانچہ چھین چھینگو کو اپنی موت سامنے نظر آنے  
لگی۔ خوف کے مارے اس نے اپنی آنکھیں بند  
کر لیں اور اسی لمحے سانپ نے زور سے چمکار  
ماری اور چھین چھینگو کو کاٹنے کے لئے اپنا منہ  
آگے بڑھا دیا۔





”جاگوں جن وہ بونا چھن چھنگو تم سے زیادہ عقلمند ہے اس نے وہ تمہارے ہاتھوں سے پہنچ سکے ہیں کامیاب ہو گیا ہے اگر تم نے اس کا خاتمہ کرنا ہے تو سب سے پہلے تمہیں عقل حاصل کرنا پڑے گی پھر چھن چھنگو سے مقابلے کے لئے تمہیں سنہرا پھول حاصل کرنا پڑے گا۔ اگر تم وہ پھول حاصل کر کے کھا لو تو تمہارے پاس بے شمار طاقتیں آ جائیں گی اور تم سید عقل مند بن جاؤ گے پھر تم اس بونے کا خاتمہ کر سکو گے۔“ چوڑم دیوتا نے اسے بتلایا۔

”وہ سنہرا پھول کہاں ملتا ہے چوڑم دیوتا مجھے بتاؤ میں اسے ضرور حاصل کروں گا“ جاگوں جن نے بڑے جوش کے ساتھ کہا۔

”نک روم کے جنگلوں میں جہاں سے تم سبک کا کانٹا لے آتے تھے یہ پھول اس جنگل میں ہوتا ہے۔“

وہاں کے قبیلوں کے سردار سے تم معلوم کرو وہ تمہیں اس کے متعلق بتلائیں گے“ چوڑم دیوتا نے جواب دیا۔

جاگوں جن بڑی مایوسی کے عالم میں اپنے محل میں داخل ہوا وہ اپنا پر بھی کھٹا بیٹھا تھا اور چھن چھنگو کو بھی مار نہیں سکا تھا اس نے بیچے ایک طرف پھینکا اور سیدھا چوڑم دیوتا والے کمرے میں پہنچ گیا اس نے دیوتا کے سامنے جا کر سجدہ کیا اور کہنے لگا۔

چوڑم دیوتا تمہارا پیجاری ناکام ہو کر تمہارے پاس آیا ہے اسے بتاؤ کہ وہ اس بونے چھن چھنگو کو کس طرح ختم کرے“ جاگوں جن نے روتے ہوئے کہا۔



بہت اچھا جوڑم دیتا میں ایک بار پھر روم کے جنگلوں میں جاتا ہوں وہ قبیلے میرے اثر میں ہیں وہ مجھے ضرور اس پھول کے متعلق بتا دیں گے: جاگوں جن نے خوش ہوئے ہوئے کہا۔

تو جاؤ وہ پھول حاصل کر کے یہاں لے آؤ اسے میرے جسم سے لگا کر پھر کھا جاؤ اس سے تم میں بے پناہ طاقتیں آ جائیں گی اور تم بے حد قہقہہ ہو جاؤ گے پھر بونا چھین چھو تو رہا ایک طرف پوری دنیا پر تمہاری حکومت ہو جائے گی۔ دنیا بھر میں تم سے زیادہ طاقتور کوئی باقی نہیں رہے گا جوڑم دیوتا نے اسے بتادیا۔

میں ضرور دنیا کا حاکم بنوں گا۔ پھر خوب انسانوں کا خون پیوں گا پھر مجھے اس بڑھیا کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں پڑے گی: جاگوں جن نے کہا اور پھر وہ خوشی سے اچھٹا کودتا محل سے باہر آیا اس نے محل کا دروازہ مضبوطی سے بند کیا اور پھر جنگل میں نکل آیا۔ اس نے سب سے پہلے چند جانور

شکار کر کے اپنے کاندھوں پر موجود سانپوں کو ان کا گوشت کھلایا اور پھر ایک بڑی سی نیل گائے پکڑ کر اس کا تمام خون پی گیا۔ نیل گائے کا خون پینے سے اس میں بے پناہ طاقت آ گئی اور وہ تیزی سے فضا میں پرواز کرنے لگا۔

جنگل سے گزرتے ہی ایک کافی بڑا پہاڑی سلسلہ آتا ہے وہ ان پہاڑوں کے اوپر سے گزرتے لگا ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ اس نے دور سے ہی ایک جگہ پہاڑ کے دامن میں بہت سی آگ جلتے دیکھی۔

وہ بڑا حیران ہوا کہ اس سلسلہ اور ویران پہاڑ میں اتنی آگ کس نے جلاتی ہے وہ یہ دیکھنے کے لئے نیچے اترا اور آہستہ آہستہ اس آگ کے قریب جانے لگا۔

ابھی وہ آگ کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک اس نے ایک دیو کو دیکھا جو اس آگ کے قریب ایک بڑے سے پتھر پر سر جھکائے بیٹھا تھا دیو بے حد لحیم شمیم اور طاقتور معلوم ہوتا تھا



اس کا جسم آگ کی روشنی میں تانبے کی طرح چمک رہا تھا۔

جاگوں جن اس آگ اور دیو کو دیکھ کر بے حد حیران ہوا وہ سوچنے لگا کہ سناٹے اس دیو نے یہ آگ کیوں جلا رکھی ہے۔

چنانچہ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس دیو کے قریب گیا اور پھر اس سے پوچھنے لگا۔

”بھائی دیو کیوں اداس بیٹھے ہو؟“  
دیو نے جب جاگوں جن کی آواز سنی تو اس نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر اپنے سامنے جاگوں جن کو کھڑے دیکھ کر پہلے تو حیران رہ گیا پھر اس کی آنکھوں میں پراسرار سی چمک ابھر آئی۔

”تم کون ہو اور یہاں کیسے آئے ہو؟“ دیو نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”میرا نام جاگوں جن ہے میں جنوں کے دو قبیلوں کا سردار اور جوڑم دیوتا کا پیاری بیوی اور سنہرے پھول کی تلاش میں روم کے جنگلوں میں جا رہا تھا کہ اچانک یہاں پہاڑوں کے

اندر آگ دیکھ کر نیچے اتر آیا۔ جاگوں جن نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”میرا نام سطور دیو ہے میں پرستان کا شہزادہ اور دلی عہد ہوں۔ مجھ سے پرستان کے قوانین کی خلاف ورزی ہو گئی تھی جس کی بنا پر مجھے سزا ملی کہ میں دنیا میں جاؤں اور وہاں جا کر سنسان پہاڑوں کے درمیان آگ جلاؤں اور اس آگ کی رشتہ داری کروں جب آگ تیز ہو جائے تو..... سطور دیو کہتے کہتے رک گیا۔

”تو کیا“ جاگوں جن نے پوچھا۔

”تو یہ کہ پھر جو بھی اس آگ کو دیکھ کر وہاں پہنچے اسے ہلاک کر کے اس کی لاش آگ میں ڈال دوں جب اس کی لاش بالکل جل جائے گی تو آگ خود بخود بجھ جاتے گی اور اس کے ساتھ ہی میری غلطی بھی معاف ہو جائیگی سطور دیو نے جواب دیا۔

”پھر کوئی کیا ہے اب تک“ جاگوں جن نے پوچھا۔

”ہاں پہلے تم ہو جو یہاں آئے ہو اس



نے اب مجھے تمہیں ہلاک کر کے تمہاری لاشیں اس آگ میں ڈالنی پڑے گی۔ سطور دیو نے قدسے بیخود بچے میں جواب دیا۔

”مگر میں تو جن ہوں تمہیں کسی انسان کے بارے میں ہدایت دی گئی ہوگی“ جاگوں جن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں شرط یہ تھی کہ جو بھی اس آگ کو دیکھ کر پہلے یہاں آئے اب چاہے وہ انسان ہو کوئی جن ہو یا کوئی جانور“ سطور دیو نے جواب دیا۔

اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچانک جھپٹا مارا اور پھرتی سے جاگوں جن کو پکڑ لیا مگر جاگوں جن بھی ہوشیار ہو چکا تھا اس نے اچانک سطور دیو کے منہ پر زور سے ٹمک مارا اور سطور دیو کی گرفت ڈھیل پڑ گئی اور جاگوں جن اس کے ہاتھوں سے نکل گیا۔

پھر اس سے پہلے کہ سطور دیو پہنچتا اس نے اڑنے کی کوشش کی مگر سطور دیو جھلا اسے کہاں جانے دیتا وہ پرستان کا شہزادہ تھا اور

بہتانی طاقتور دیو تھا وہ اس کے پیچھے اڑا اور اس نے اسے فضا میں ہی پکڑ لیا۔

اب دونوں کے درمیان فضا میں ہی ایک خوفناک جنگ چھڑ گئی سطور دیو جاگوں جن کی گردن مروڑ کر اسے ہلاک کرنا چاہتا تھا جب کہ جاگوں جن اس سے جان چھڑوانا چاہتا تھا۔

رہتے رہتے وہ دونوں بھی آگ کے اوپر جا پہنچے اسی لمحے اچانک سطور دیو نے جاگوں جن کے پیٹ پر زور سے لات ماری اور جاگوں جن کے منہ سے پیچھ سی نکل گئی اور اس نے سطور دیو کو پوری قوت سے اپنے مضبوط ہاتھوں میں جکڑ لیا اس طرح دونوں ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور چونکہ وہ فضا میں اڑ رہے تھے اس لئے دونوں ہی کسی پتھر کی طرح ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے سیدھے اس آگ میں جا گئے۔

آگ میں گرتے ہی سطور دیو کے منہ سے بھیانک چیخیں نکلنے لگیں اور اس کے پوسے جسم کو آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جن



جو کہ خود آگ کی پیداوار ہوتے ہیں اس لئے کہ حافظ سانپوں کا دیوتا ابگر ہے اس ابگر جاگوند کو کچھ بھی نہ ہوا اور وہ تیزی سے اس کو ختم کر کے ہی اس چٹان کو ہٹایا جا سکتا ہے۔ درخت ہوا آگ سے باہر نکل آیا اسے اسے اپنے پیچھے سطور دلو کے چپنے کی آوازیں سنائی دیتی ہیں پھر یہ آوازیں آتی بند ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی آگ بھی بجھ گئی جاگوند جن نے اطمینان کی طویل سانس لی وہ خواہ مخواہ ایک مصیبت میں پھنس گیا تھا چنانچہ وہ اڑا پھر تیزی سے روم کے جنگلوں کی طرف بڑھ گیا روم کے جنگلوں میں پہنچتے ہی دونوں قبیلوں کے سرداروں نے اس کا استقبال کیا۔ وہ ایک روز ان کا مہان رہا پھر اس نے ان سے سنہرے پھول کے متعلق دریافت کیا۔ دونوں سرداروں نے بتلایا کہ وہ سچول جنگل کے انتہائی مغربی کونے میں ایک ایسی جگہ موجود ہے جس جگہ کا راستہ ایک انتہائی خوفناک دلدل نے بند کر دیا ہے۔ اس دلدل میں ڈوب کر ہی اس راستے پر پہنچا جا سکتا ہے اس راستے کے بعد ایک بڑی چٹان آتی ہے چٹان

اس کا حافظ سانپوں کا دیوتا ابگر ہے اس ابگر جاگوند کو کچھ بھی نہ ہوا اور وہ تیزی سے اس کو ختم کر کے ہی اس چٹان کو ہٹایا جا سکتا ہے۔ درخت ہوا آگ سے باہر نکل آیا اسے اسے اپنے پیچھے سطور دلو کے چپنے کی آوازیں سنائی دیتی ہیں پھر یہ آوازیں آتی بند ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی آگ بھی بجھ گئی جاگوند جن نے اطمینان کی طویل سانس لی وہ خواہ مخواہ ایک مصیبت میں پھنس گیا تھا چنانچہ وہ اڑا پھر تیزی سے روم کے جنگلوں کی طرف بڑھ گیا روم کے جنگلوں میں پہنچتے ہی دونوں قبیلوں کے سرداروں نے اس کا استقبال کیا۔ وہ ایک روز ان کا مہان رہا پھر اس نے ان سے سنہرے پھول کے متعلق دریافت کیا۔ دونوں سرداروں نے بتلایا کہ وہ سچول جنگل کے انتہائی مغربی کونے میں ایک ایسی جگہ موجود ہے جس جگہ کا راستہ ایک انتہائی خوفناک دلدل نے بند کر دیا ہے۔ اس دلدل میں ڈوب کر ہی اس راستے پر پہنچا جا سکتا ہے اس راستے کے بعد ایک بڑی چٹان آتی ہے چٹان



منا شروع کر دیا جب اس کے پورے  
جسم پر اچھی طرح رس مل دیا گیا تو  
جاگوڑہ جن نے چوڑم دیوتا کا نام لیتے ہوئے  
دلہل میں چھلانگ لگا دی۔

جیسے ہی اس نے دلہل میں چھلانگ لگائی  
اس کا مجاری بھرکم جسم دلہل میں غرق ہوتا  
چلا گیا۔ مگر بوٹی کے رس کی وجہ سے اس  
کے جسم پر دلہل کے ابلنے کا کوئی اثر نہیں  
ہوا بلکہ جب وہ مکمل طور پر دلہل میں  
غرق ہو گیا تب بھی نہ اسے آنکھیں بند کرنی  
پڑیں اور نہ اس کا سانس بند ہو گیا جیسے  
ہی اس کا چہرہ دلہل کے اندر اترتا ہی کی  
آنکھوں کے آگے دو بیلے سے بن گئے اور  
وہ ان بیلوں کے اندر باآسانی آنکھیں کھول اور  
بند کر سکتا تھا اس طرح اس کے منہ  
ناک کے سامنے بھی کیفنا بیلے بن گئے اور  
وہ ابھی ہوئی دلہل میں باآسانی سانس لے  
سکتا تھا۔  
اس کا مجاری بھرکم جسم دلہل کی تہ میں

اس کی آنکھوں کے سامنے چوڑم دیوتا  
اس نے دل ہی دل میں چوڑم دیوتا کو  
حال بتلایا اور مدد طلب کی۔ چوڑم دیوتا  
اسے بتلایا کہ دلہل کے کنارے ایک سرخ رنگ  
کی بوٹی موجود ہے اس بوٹی کا رس اگر جسم  
پر اچھی طرح مل دیا جائے تو پھر دلہل اس  
کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔ البتہ اگر سے لے  
خود مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اگرچہ چونکہ سانپوں کا  
دیوتا ہے اس نے اس میں بے پناہ طاقت ہے  
لیکن اس کے کندھوں پر بھی سانپ موجود  
ہیں۔ اس سے وہ ابگر دیوتا سے مقابلہ  
کر سکتا ہے۔

چوڑم دیوتا کی طرف سے حوصلہ ملنے پر  
جاگوڑہ کا دل مضبوط ہو گیا اس نے آنکھیں کھولیں  
اور پھر جلدی سے اس بوٹی کو اکھاڑ کر اس  
کا رس جسم پر ملنے کا حکم دیا اس کے  
حکم پر جنوں نے غلوں میں سرخ رنگ کی  
بوٹی کے بے شمار پورے اکھاڑے ان کو دبا  
تک ان کا رس نکالا اور جاگوڑہ کے جسم

اُترتا چلا گیا وہ دلدل کی تہہ کا نظارہ دیکھتا  
رہا عجیب و غریب نظارہ کہیں پانی مسلسل ابل  
رہا تھا کہیں بخور کی سی صورت تھی کہیں مختلف  
رنگوں کی تہہ تھی اور کہیں دلدل بالکل سیاہ  
رنگ کی تھی۔

نیچے جاتے جاتے اچانک اس کے جسم کو ایک  
جھٹکا لگا اور پھر اس کے پیر جیسے خالی جگہ  
میں اترتے چلے گئے اور جب اس کے پیر  
کسی سخت جگہ پہنچے تو وہ یہ دیکھ کر  
حیران رہ گیا یہ ایک بہت بڑے غار کا  
دھانہ تھا۔ اس کے ارد گرد پانی کی سطح یوں  
دور دور تھی جیسے کسی نے پانی اور کیچڑ  
کو باقاعدہ دیواریں بنا کر روک دیا ہو۔ یہ ایک  
پھاڑ تھا اور غار اس پھاڑ کے اندر تھی  
بہت بڑی غار اتنی بڑی کہ جاگوں جن کا  
جسم بھی اس غار کے اندر چھوٹا سا لگتا تھا  
وہ غار میں اتر کر آگے بڑھتا چلا گیا۔  
بجول بجول وہ آگے بڑھتا جا رہا تھا غار  
تنگ ہوتی جا رہی تھی اور پھر ایک جگہ جا کر

وہ رک گیا۔ کیونکہ آگے غار کا دھانہ ایک  
بہت بڑی چٹان نے بند کر رکھا تھا یہ چٹان  
اتنی بڑی تھی کہ جاگوں جن جو بے انتہا طاقتور تھا  
اسے بھی محسوس ہو رہا تھا کہ اس چٹان کو  
ہٹانا اس کے لئے بے حد مشکل ثابت ہوگا ابھی وہ  
سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے ایک زوردار  
پھنکار کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ  
ہی چٹان سے شعلے سے پکے نظر آئے۔ اس  
کے سر پر بالوں کی جگہ جو سانپ تھے وہ  
بری طرح مچلنے لگے اور اس کے کندھوں پر  
موجود اڑدھا بھی پھنکارنے لگے جاگوں جن سمجھ  
گیا کہ یہ شعلے اور پھنکار چٹان کے محافظ  
سانپوں کے دیوتا۔ آجگہ کی پھنکاریں ہیں ابھی وہ  
یہ بات سوچ رہا تھا کہ اس نے دیکھا کہ  
ایک بہت موٹا اور ہیبت ناک سانپ جس کے  
سر پر سفید رنگ کا تاج تھا چٹان سے نیچے  
اتر آیا جب وہ نیچے اتر کر کھڑا ہوا تو  
سانپ کا سر غار کی چھت سے لگ رہا تھا  
وہ کبھی بوڑھے اور پرانے درخت کے تنے کے



برابر مڑا تھا اور پھر ابگر نے غصے سے ایک زوردار پھنکار ماری اور اس کے منہ سے شعلے نکل کر جاگوں جن کی طرف پکے جاگوں جن ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے بجلی چمکی ہو ابگر نے اس پر حملہ کر دیا تھا اس کا سر بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے شعلے عین اس کے چہرے کے برابر آکر ٹپکے اور جاگوں کے منہ سے بے اختیار بیخ نکل گئی کیونکہ اس کا چہرہ جھلس گیا تھا جاگوں جن کو بھی غصہ آ گیا اس نے انتہائی پھرتی سے دونوں ہاتھوں سے ابگر کا پسین پکڑ لیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اس کے سر کو نیچے جھکاتا ابگر کئی موڑے سے کی طرح اس کے جسم سے لپٹتا چلا گیا اور جاگوں کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے چند لمحوں بعد اس کے جسم کی تمام ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی اسی لمحے ابگر دوبارہ پھنکارا اور اسکے منہ سے نکلنے والے شعلے نے جاگوں کی گردن جھلس دی پھر اس سے پہلے کہ جاگوں بے اختیار اس کا

سر چھوڑ دیتا جاگوں کے کندھوں پر موجود اڑھوں نے بجلی کی سی تیزی سے ابگر کے پسین کو کاٹ لیا۔ جیسے ہی اڑھوں نے ابگر کو کھانا ابگر کا جسم برقی طرح تڑپا اور اس کے منہ سے شعلے نکلنے بند ہو گئے۔ ابگر نے کوشش شروع کر دی کہ کسی طرح وہ جاگوں جن کے جسم کو کاٹے مگر جاگوں نے دونوں ہاتھوں کی پوری قوت لگا کر اس کا منہ اپنے جسم سے دور رکھا پھر اس نے اس کے سر کو نیچے جھکانا شروع کر دیا۔ ادھر ابگر زور لگا رہا تھا ادھر جاگوں جن زور لگا رہا تھا۔ اوپر سے جاگوں جن کے کندھوں پر موجود اڑھے مسلسل ابگر کو کاٹتے جا رہے تھے پھر اچانک ابگر نے پورے زور سے ایک جھٹکا دیا اور جاگوں جن کے پیر اکھڑ گئے اور وہ فرش پر دھڑم سے گر گیا۔ مگر اس نے ابگر کا پسین نہ چھوڑا۔ اسی لمحے چوڑم دیتا کی آواز جاگوں جن کے کانوں میں آئی کہ وہ ابگر کے سر کو پوری قوت سے غار کے فرش سے رگڑ دے

جاگوں جن نے آواز سننے ہی پوری قوت  
لگا کر اجگر کا سر زمین سے رگڑ دیا جیسے  
ہی اس نے اجگر کا سر زمین سے رگڑا  
ایک زوردار دھاکہ ہوا اور اجگر کا جسم یوں  
پھٹ گیا جیسے کوئی بم پھٹتا ہے اس کے جسم  
کے ٹکڑے اڑ کر دور جا گئے۔ اور جاگوں  
جن کا جسم آزاد ہو گیا اجگر کے جسم کے ٹکڑے  
زمین پر اچھل رہے تھے چند لمحوں بعد ان  
میں آگ لگ گئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے  
سانپوں کا دیوتا اجگر جل کر راکھ ہو گیا  
جاگوں نے اس کے جلنے پر اطمینان کا  
سانس لیا اور پھر وہ تیزی سے چٹان کی  
طرف بڑھا اس نے پوری قوت سے جاگر چٹان  
کو دھکا دیا مگر چٹان اپنی جگہ سے کھسکی بھی  
نہیں مگر جاگوں نے ہمت نہ ہاری وہ مسلسل اسے  
دھکے دیتا رہا تیسری بار زور لگنے سے چٹان  
اپنی جگہ سے کھسکی گئی اور پھر اس نے دھڑک  
ایک اور زوردار دھکا دیا اور پھر چٹان اکھڑ  
کر دور جاگری اور غار کا راستہ کھل گیا جاگوں

جن دوسری طرف نکل آیا۔ یہ ایک چھوٹی سی  
وادی تھی جس کے درمیان ایک پودا موجود تھا۔  
اور حیرت انگیز بات یہ تھی کہ اس پودے پر صرف  
ایک پھول تھا سنہرا پھول، جاگوں جن نے پک  
کر وہ پھول توڑ لیا جیسے ہی اسے پھول  
توڑا پودے میں خود بخود آگ لگ گئی اور چند  
لمحوں بعد وہ پودا جل کر راکھ ہو گیا۔  
پھول پر قبضہ کرنے کے بعد جاگوں جن واپس  
پٹا اور پھر غار میں سے ہوتا ہوا وہ دلدل  
میں آگیا اور پھر اس نے پورا زور لگا کر  
اوپر اٹھنا شروع کر دیا تھوڑی دیر بعد اس کا  
سر دلدل کی سطح سے باہر نکل آیا اور آہستہ  
آہستہ اس کا جسم باہر آگیا اور وہ اطمینان سے  
دلدل کے کنارے پر چڑھ آیا جہاں ابھی تک  
سردار جن موجود تھے جاگوں جن کو صحیح سلامت  
دیکھ کر وہ خوشی سے اچھلنے کودنے لگے اور  
نعرے مارنے لگے۔



اس کے جسم سے بہتے چلے گئے۔  
 سانپ نے ہنگو بندر کو کاٹنے کی کوشش  
 کی مگر ہنگو بڑا ہوشیار اور ذہین بندر تھا  
 اس نے اپنے آپ کو اس کی زور سے بچائے  
 رکھا۔

جیسے ہی سانپ نے چھنچھنگو کو چھوڑا وہ بندر  
 بہت نیچے زمین پر گر پڑا اب ہنگو نے اس کے  
 سر کو پھرتی سے زمین پر رگڑا سانپ نے زور سے  
 ہنکار ماری اور جھنجھلا کر اپنے آپ کو بندر  
 کی گرفت سے چھڑانا چاہا مگر ہنگو اسے بھلا  
 کہاں چھوڑتا تھا اس نے زور سے سانپ کے  
 منہ پر تھوکا اور پھر اسے زمین پر رگڑنا  
 شروع کر دیا۔

سانپ نے اب ہنگو کے جسم کے گرد بل  
 دینے شروع کر دیے تاکہ وہ بندر کے جسم  
 کو زور سے دبا کر اپنے آپ کو اس کے  
 ہاتھوں سے آزاد کراتے مگر ہنگو ہاتھ آتے شکر  
 کو بھلا کیسے چھوڑ سکتا تھا اس نے پوری قوت  
 سے اسے زمین پر رگڑنا شروع کر دیا۔ وہ

جیسے ہی سانپ نے چھنچھنگو کو کاٹنے کیلئے  
 اپنا منہ آگے کیا ہنگو بندر نے اچھل کر دونوں  
 ہاتھوں میں اس کا سر مضبوطی سے پکڑ لیا۔  
 اور اسے اپنی طرف گھسیٹنا شروع کیا مگر سانپ  
 بے حد طاقتور تھا اس نے جھٹکا دیکر سر جو  
 اوپر اٹھایا تو بندر اس کے ساتھ ہی ہوا میں  
 بلند ہو گیا مگر اس نے اس کا سر نہیں چھوڑا  
 سانپ پر جو یہ افتاد پڑی تو وہ ہنگو بندر  
 سے الجھ گیا اور اس کی گرفت چھنچھنگو کے  
 جسم پر کمزور پڑ گئی۔ چنانچہ سانپ کے بل

بار بار سانپ کے منہ پر تھوکتا اور اسے زمین پر پوری قوت سے رگڑ دیتا۔ منہ پر تھوک پڑنے سے سانپ کو نظر آنا بند ہو گیا اور چنگو کے رگڑنے سے وہ تقریباً ادھوا ہو گیا تھا اب اس کی گرفت بھی کمزور پڑ گئی تھی چھ چنگو ایک طرف کھڑا خاموشی سے یہ تماشا دیکھ رہا تھا چنگو نے ایک بار پھر اس کی جان بچائی تھی اسے چنگو پر بے حد پیار آ رہا تھا جو اسے بچانے کے لئے خود اتنے خطرناک سانپ سے لڑ رہا تھا۔

چنگو بندر تقریباً آدھے گھنٹے تک سانپ کے سر کو پوری قوت سے زمین پر رگڑتا رہا حتیٰ کہ سانپ ختم ہو گیا اس کا پورا منہ رگڑا گیا تھا جب چنگو نے ابھی طرح اطمینان کر لیا تب اس نے سانپ کو چھوڑا اور اچھل کر چھ چنگو کے پاس آ گیا۔

چھ چنگو نے بڑے پیار سے چنگو کے سر پر ہاتھ پھیرا اور محبت بھرے لہجے میں کہنے لگا۔  
شکریہ دوست تم نے ایک بار پھر میری جان

بچائی ہے! یہ بھی کوئی بات ہے میرے بھتے بھتے بھائی یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ تمہیں سانپ ڈس لے! چنگو نے جواب دیا۔

اچھا اب ان سانپوں سے بچ کر اس کانٹے کو کیسے حاصل کیا جائے کوئی ترکیب ہی سمجھ میں نہیں آ رہی! چھ چنگو نے سوچتے ہوئے کہا اس کی تیز نظریں ادھر ادھر کے ماحول کا جائزہ لے رہی تھیں۔

چھ چنگو میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے اگر تم کہو تو میں اس پر عمل کروں! چنگو بندر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

کوئی ترکیب! چھ چنگو نے چونک کر پوچھا۔  
اس پہاڑی کے قریب ایک بڑا سا درخت ہے میں اس درخت سے چھلانگ لگا کر کیچر کے درخت پر جا پہنچوں اور وہاں سے کیچر کا کانٹا توڑ کر دوبارہ چھلانگ لگا کر اس بڑے درخت پر آ جاؤں اس طرح ہم سانپوں سے بچکر کانٹا توڑنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں! چنگو بندر



نے کہا۔

”مگر ان درختوں کے درمیان تو کافی فاصلہ ہے تم اتنے فاصلے سے کیسے چھلانگ لگا سکو گے اگر درمیان میں گر پڑے تو عین سانپوں کے اوپر جا پڑو گے اور سانپ ایک لمحے میں تمہارا خاتمہ کر دیں گے نہیں یہ ناممکن ہے کوئی اور بات سوچو“ چمن چنگو نے جواب دیا۔

”نہیں چمن چنگو یہ ممکن ہے اور اسکے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے ساتھ والا درخت کافی اونچا ہے۔ اگر میں اس کی چمٹی سے پوری طاقت سے چھلانگ لگاؤں تو مجھے یقین ہے کہ میں کیکر کے درخت پر پہنچ جاؤں گا“ چنگو بندر نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

”خوبو میں مان لیتا ہوں کہ تم کیکر کے درخت پر پہنچ جاؤ گے مگر وہاں سے دوبارہ کیسے اس درخت تک چھلانگ لگاؤ گے اور دوسری بات یہ کہ درخت کے کانٹے تمہیں زخمی کر دیں گے“ چمن چنگو نے جواب دیا۔

”زمنی ہونے کی کوئی بات نہیں مجھے جنگل کی ایسی بوٹیوں کا علم ہے جو زخم فوراً ٹھیک کر دیتی ہیں اور رہا واپسی کا سوال تو یہ بعد میں دیکھا جائے گا“ چنگو بندر نے کہا۔

”نہیں میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ یہ صاف خودکشی ہے“ چمن چنگو نے جواب دیا۔

”کچھ بھی ہو میں ایک دفعہ قیمت آزمائی ضرور کروں گا“ چنگو بندر نے کہا اور پھر تیزی سے اس بڑے درخت کی طرف بھاگنے لگا۔

”رک جاؤ چنگو رک جاؤ“ چمن چنگو نے اسے روکتے ہوئے کہا۔

مگر چنگو بندر نہ رکا وہ تیزی سے بھاگتا ہوا اس درخت کے قریب پہنچا اور پھر چھوٹی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

اب چمن چنگو بے بس ہو گیا تھا اس لئے وہ دل ہی دل میں چنگو بندر کی کامیابی کی دعا مانگنے لگا۔ کیونکہ چنگو بندر اس کی غائر اپنی جان پر کھیل رہا تھا۔ دونوں درختوں کے درمیان فاصلہ بہت زیادہ تھا۔ اور چمن چنگو کو

امید نہیں تھی کہ پنکگو لیکر کے درخت تک پہنچ سکے گا۔

مگر اب وہ کیا کر سکتا تھا اس لئے خاموش کھڑا رہا تھوڑی دیر بعد پنکگو بند بڑے درخت کی چوٹی پر نظر آیا اس نے ایک لمحے کیلئے چمن چنگو کی طرف ہاتھ بلایا جیسے اسے الوداع کہہ رہا ہو۔ اور پھر اس نے پارلی قوت سے چھلانگ لگا دی۔

چمن چنگو ساکت کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے اطمینان کی ایک طویل سانس نکلی کیونکہ پنکگو چھلانگ لگا کر عین کیلئے درخت کے اوپر جا گرا تھا۔ اس نے جلدی سے درخت کی شاخ پکڑ لی اور ہوا میں جھونکے لگا۔ جیسے ہی پنکگو بند درخت پر پہنچا سانپوں میں کھلبلی مچ گئی وہ تیزی سے درخت پر چڑھنے کے لئے پکے مگر پنکگو نے درخت سے دو تین کانٹے توڑ کر ایک ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑے اور پھر دوبارہ چھلانگ لگانے کیلئے اپنے جسم کو تیار کرنے لگا۔

چمن چنگو خاموش کھڑا دیکھ رہا تھا دوسرے لمحے پنکگو نے پھر پارلی قوت سے چھلانگ لگائی اور اس بار وہ بڑے درخت تک تو نہ پہنچ سکا۔ البتہ پارلی سے دور زمین پر پنچوں کے بل جا گرا اور تلابازیاں کھاتا ہوا دور تک رزمکتا چلا گیا۔

چمن چنگو تیزی سے دوڑتا ہوا اس کے پیس پہنچا تو پنکگو اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا اس کے جسم میں کانٹے چبھ جانے سے خون بہہ رہا تھا مگر وہ خوشی سے کلکاریاں مار رہا تھا اس کے پنجے میں لیکر کے کانٹے بدستور موجود تھے۔ "تم نے کمال کر دیا پنکگو تم اپنی جان پر کیل گئے میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا" چمن چنگو باقاعدہ پنکگو سے پیٹ گیا اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔

"کوئی بات نہیں دوست اگر تمہاری خاطر میری جان بھی چلی جاتی تو مجھے افسوس نہ ہوتا" پنکگو نے کانٹے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ چمن چنگو نے ایک کانٹا اس کے ہاتھ سے نیکر اسے اپنی پنڈلی میں چھبوا دیا۔ کانٹا چبھتے ہی اس



نے کہا۔ اور پھر اس نے ہمیں بند کر کے منہ ہی میں بڑبڑانا شروع کر دیا۔  
تھوڑی دیر بعد اس نے ہمیں کھولیں۔  
”پنگو غضب ہو گیا“ چن چنگو کے بچے میں تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

”کیا ہوا“ پنگو بھی پریشان ہو گیا۔  
”جاگوں جن اس وقت ملک روم کے جنگوں میں ہے وہاں سے اس نے ایک سہرا چول حاصل کر لیا ہے جسے کھا کر وہ بے حد عقلمند ہو جاتے گا اور اسے بے شمار پراسرار طاقتیں بھی حاصل ہو جائیں گی“ چن چنگو نے بتلایا۔

”اوہ یہ تو واقعی نقصان دینے والی بات ہے مگر کیا جاگوں جن نے وہ چول کھا لیا ہے؟“ پنگو نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں ابھی تک تو نہیں کھایا مگر چول اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ کسی بھی وقت اسے کھا سکتا ہے“ چن چنگو نے جواب دیا۔  
”تو کیا ہم اس کے پاس نہیں پہنچ سکتے“

کے تمام جسم میں سناہٹ سی دوڑ گئی اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں کیونکہ اس کی تمام صلاحیتیں واپس آگئی تھیں۔

”میری صلاحیتیں واپس آگئیں دوست تمہارا بے حد شکریہ“ چن چنگو نے خوشی سے بھرپور بچے میں کہا۔  
”بارک ہو اللہ تعالیٰ نے مہربانی کر دی“ پنگو بھر اپنی منکیت بھول کر خوشی سے اچھٹنے لگا۔

”ہاں پنگو اللہ کی مہربانی کے ساتھ ساتھ اس میں تمہاری کوششوں کا بھی دخل ہے۔ اب میں تمہارے زخم ٹھیک کر سکتا ہوں“ چن چنگو نے کہا اور پھر اس نے پنگو کے جسم میں چبھے ہوئے تمام کانٹے چن چن کر نکالے اور پھر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگا ہاتھ پھیرتے ہی پنگو کے جسم پر موجود تمام زخم غائب ہو گئے اور ایسا عسوس ہوا جیسے کبھی اسے کانٹے چبھے ہی نہ ہوں اب کیا ارادہ ہے۔ چن چنگو پنگو نے ٹھیک ہوتے ہی کہا۔

”پہلے میں یہ دیکھوں گا کہ جاگوں جن اس وقت کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے“ چن چنگو

تاکہ اسے پھول کھانے سے روک سکیں اور وہ پھول چھین کر خود کھالیں" پنگو نے کہا۔  
 دیکھو کوشش کرتے ہیں اگر ہمارے پہنچنے تک اس نے پھول نہ کھا لیا تو ہم اس کے ہاتھوں سے پھول چھیننے کی کوشش کریں گے۔ چچن پنگو نے جواب دیا۔ اور پھر اس نے پنگو کا ہاتھ تھاما اور اسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔  
 پنگو نے فوراً اپنی آنکھیں بند کر لیں چند لمحوں بعد چچن پنگو نے اسے آنکھیں کھولنے کے لئے کہا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

اسنے دیکھا کہ وہ ایک گھنے جنگل میں ہیں سانسے جاگوز جن دو بوڑھے جنوں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ پھول اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ جنوں کے ساتھ مل کر خوشی سے منہ مار رہا تھا کیا ہم اسے نظر آرہے ہیں" پنگو نے پوچھا "ہنیں میں نے تمہارا ہاتھ پکڑ رکھا ہے اس لئے ہم دونوں اسے نظر نہیں آرہے" لچن پنگو نے جواب دیا۔

"پھر کیوں نہ میں اس کے ہاتھ سے پھول





جھپٹ لوں" پنگو نے کہا۔

"مگر جیسے ہی میں ٹھہرا ہاتھ پھوڑوں گا وہ نہیں دیکھ لے گا" اور ظاہر ہے پھر تمہیں پھول کیسے پھیننے دیگا" چمن پنگو نے جواب دیا۔  
"کوئی بات نہیں یہاں کھنی جھاڑیاں ہیں تم پر ہاتھ پھوڑ دو میں جھاڑیوں میں سے ہوتا ہوا درخت پر چڑھ جاؤں گا اور وہاں سے جاگوں گی پھر پھلانگ لگاؤں گا اور اس کے ہاتھ سے پھول چھین لوں گا" پنگو نے کہا۔

"ٹھیک ہے مگر ایسا کرنا کہ پھول چھین کر میرے پاس آنا میں تمہیں پکڑ لوں گا تو اس کی نظروں سے غائب ہو جاؤ گے اور ان چونکہ مجھے اس پھول کے کھانے کی ضرورت ہے اس لئے جاگوں جن کے ہاتھوں سے پھول پھینتے ہی فوراً اسے کھا جانا تاکہ تم عقلمند بھی ہو جاؤ اور تمہیں بھی پر اسرار طاقتیں ملی جائیں چمن پنگو نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ایسا ہی کروں گا" پنگو نے کہا اور پھر وہ چمن پنگو سے ہاتھ چھڑا کر جھاڑیوں

میں سے ہوتا ہوا تیزی سے اس درخت پر پڑھتا چلا گیا جس کے نیچے جاگوں جن اور بوڑھے جن بیٹھے ہوتے تھے۔

ادھر جاگوں جن نے بوڑھے جنوں سے باتیں کرتے ہوئے پھول کو کھانے کے لئے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا ہی تھا کہ پنگو نے عین اُسکے ہاتھ پر پھلانگ مار دی۔

اس اچانک جھپٹے سے جاگوں جن بوکھلا گیا اور پنگو نے پھرتی سے اس کے ہاتھ پر پھینا مارا مگر جلدی میں اس کے ہاتھ میں آدھا پھول آیا۔ آدھا جاگوں جن کے ہاتھوں میں رہ گیا پنگو آدھا پھول لئے تیزی سے جھاڑیوں میں دوڑتا چلا گیا۔

جب تک جاگوں جن اور اس کے ساتھی سمجھتے تھے پنگو بے تماشائی تیزی سے دوڑتا ہوا چمن پنگو کے پاس پہنچ گیا۔ چمن پنگو نے جھپٹ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور چمن پنگو کے ساتھ ساتھ پنگو بھی جنوں کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"جلدی سے پھول کھاؤ" چمن پنگو نے اسے ہدایت کی

”کیا آدھا پھول کھاؤں“ پنگلو نے ہانپتے ہوئے کہا  
 ”ہاں آدھا ہی کھاؤ کچھ نہ کچھ تو اثر ہو  
 جائے گا“ چمن پنگلو نے کہا۔ اور پنگلو نے پھر  
 سے پھول منہ میں ڈال لیا۔  
 ادھر جاگوڑ جن اور اس کے ساتھی دیوانہ وار  
 پنگلو کو ڈھونڈ رہے تھے مگر پنگلو انہیں نظر  
 آتا تو نہ۔

چنانچہ جب سارا جنگل ڈھونڈ کر جاگوڑ تھک گیا  
 تو اس نے وہی آدھا پھول اپنے منہ میں ڈال  
 کر کھا لیا۔ ویسے غصے کے مارے اس کی آنکھیں  
 سرخ ہو گئی تھیں اس کا بس نہیں چل رہا تھا  
 کہ وہ بندر کی بوٹیاں اڑا دے جس نے اس  
 کے ہاتھوں سے اتنا قیمتی پھول چھین لیا تھا۔  
 ویسے اسے اس بات کا تصور بھی نہیں تھا کہ  
 یہ چمن پنگلو کا دوست بندر ہے اس کے خیال میں  
 تو چمن پنگلو اور بندر اسی جنگل میں ہونگے جہاں  
 اسکا محل تھا کیونکہ اپنی طرف سے اسے اطمینان  
 تھا کہ اس نے کانٹا چبھو کر چمن پنگلو کی سوجھتیوں  
 کو ختم کر دیا ہے اسکا خیال یہ تھا کہ یہ

کوئی یہاں کا عام بندر ہوگا جس نے پھول کو  
 خوبصورت دیکھ کر جھپٹا مارا۔  
 پھول کھانے کے بعد اس نے جنوں کے  
 رواروں کو کہا کہ وہ تمام جنوں کو جنگل میں  
 پھیلا دیں اور ہر قیمت پر وہ پھول تلاش کریں  
 جو بندر نے یقیناً کہیں چھپک دیا ہوگا کیونکہ بندر  
 پھول نہیں کھاتے۔

چنانچہ جنگل کے تمام جن اس آدمے پھول کی  
 تلاش میں مصروف ہو گئے۔  
 ادھر پنگلو نے جیسے ہی پھول کھایا اس کے  
 جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی۔ اور اسے یوں  
 محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں پراسرار طاقتیں  
 آگئی ہوں۔

”چلو پنگلو اب جاگوڑ کے محل میں چلیں ہمیں وہاں  
 چوڑم دیوتا کا بت تباہ کرنا ہے“ چمن پنگلو نے  
 کہا۔

”یوں چلو“ پنگلو نے کہا۔  
 انہیں بندہ کرلو“ چمن پنگلو نے کہا اور پنگلو نے  
 آنکھیں بند کر لیں۔



اچھا پھر تو خٹیک ہے میرے خیال میں  
آجکل چول کھانے کی وجہ سے اب تم میں یہ  
جبارد کی صلاحیتیں آگئی ہیں پھر آگے بڑھو اور کسی  
روز یہ دروازہ کھول دو چمن چنگو نے کہا۔

چنگو بندر تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اچھل  
کر اس نے دروازے کے کندھے تک پہنچنا چاہا  
مگر دروازہ بہت اونچا تھا اس لئے اس کا ہاتھ  
وہاں تک نہیں پہنچ سکا۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ کیا کرے اور  
کس طرح کندھے تک پہنچے کہ اس کا قد خود بخود  
بڑھنا شروع ہو گیا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ  
دروازے جتنا اونچا ہو گیا۔ پہلے تو وہ حیران  
ہوا پھر اس نے اطمینان سے ہاتھ بڑھا کر کندھا  
کھول دیا۔

کندھا کھلتے ہی اس کا قد خود بخود چھوٹا ہوتا چلا  
گیا اور اب وہ واپس اپنی اصل قد و قامت پر  
آ گیا۔ کندھا کھلتے ہی دروازہ چمن چنگو کو بھی نظر  
آنے لگا گیا چنانچہ وہ تیزی سے اس کی طرف  
بڑھا اور پھر وہ دونوں محل کے اندر داخل ہو گئے۔

چمن چنگو اور چنگو بندر دوبارہ اس جنگل میں پہنچ  
گئے جہاں جاگوں جن کا محل اور چورم دیتا تھا  
بت موجود تھا۔ تین انگلیوں نما درخت ان کے  
سامنے موجود تھا مگر محل کا دروازہ نظر نہیں  
آ رہا تھا۔

چمن چنگو نے آنکھیں بند کر کے محل کا دروازہ  
پہنچنے کی کوشش کی مگر اُسے کچھ نظر نہیں آیا۔ آخر  
یہ محل کا دروازہ کہاں گیا؟ چمن چنگو نے پریشان لہجے میں کہا  
محل کا دروازہ مجھے نظر آ رہا ہے اسکو کندھا  
لگا ہوا ہے اور کندھے کے ساتھ ایک جوتا بھی  
لٹک رہا ہے۔ چنگو بندر نے جواب دیا۔

مگر چھ چنگو کی طاقتیں تو پہلے ہی ختم ہو چکی تھیں پھر وہ اس بندر کو لے کر مک روم کے جنگلوں میں کیسے پہنچ گیا" جاگو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

چھ چنگو نے اپنی طاقتیں واپس لے لی تھیں اس نے تین سو سالہ پرانے ٹیکو کے درخت کا کانٹا توڑ کر اپنی پنڈلی میں چھو لیا تھا" چوڑم دیوتا نے جواب دیا۔  
 "اُدھ اب کیا میں جا کر انہیں قتل کر دوں" جاگو نے سوال کیا۔

"سنو اب اگر تم نے ان پر حملہ کیا تو میرا زور ٹوٹ جائے گا اور وہ دونوں آزاد ہو جائیں گے اور میرا زور ٹوٹے ہی ان کی صلاحیتیں بھی واپس آ جائیں گی اس لئے اب تم ایسا کرو جس جگہ وہ ٹکے ہوئے ہیں وہاں پہنچے بڑی بڑی لکڑیاں اکٹھی کر کے ان میں آگ لگا دو آگ اتنی بلند ہوتی چاہیے کہ وہ دونوں اس کی زد میں آجائیں اس طرح وہ دونوں وہیں ٹکے ٹکے جل کر راکھ ہو جائیں گے" چوڑم

جیسے ہی وہ محل کے اندر داخل ہوا اچانک ان کے پیروں میں ایک زوردار دھماکہ ہوا اور وہ دونوں ٹیگنڈ کی طرح ہوا میں اچھلے اور ہوا میں ہی ٹکے رہ گئے انہوں نے نیچے اترنے کے لئے بڑے ہاتھ پیر مارے مگر بے سود نہ ہو چھ چنگو کی طاقتیں کام آئیں اور نہ چنگو بند ہو سکی۔ ابھی وہ دونوں سوچ ہی رہے تھے کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں کہ جاگو نے جن کسی وحشی کی طرح دوڑتا ہوا محل کے اندر داخل ہوا اس نے جب ان دونوں کو فضا میں ٹکے دیکھا تو وہ پہلے تو ہلکا ہلکا ہوا پھر اس کے حلق سے بے اختیار قہقہے نکلنے لگے۔  
 جاگو نے کافی دیر تک ان کے حال پر کھڑا ہوتا رہا۔ پھر وہ تیزی سے چوڑم دیوتا کی طرف بڑھا۔ چوڑم دیوتا کے بت کے سامنے پہنچ کر وہ بے اختیار سجدے میں گر پڑا اور کہنے لگا۔  
 چوڑم دیوتا میں نے وہ پھول حاصل کر لیا تھا مگر ایک بندر نے اُدھا پھول جھپٹ لیا جو مجھے نہیں مل سکا۔ البتہ باقی اُدھا میں نے کھایا ہے



طاقت کو تسلیم کریں نا، ہمیں شکست دینا نہیں ہے۔  
جاگوں جن اپنی اور اپنے دیوتا کی تعریف پر خوشی  
سے پھولا نہ سما یا۔

اب ہمارا خاتمہ تو قریب جاگوں جن، مگر مجھے  
تو بتا دو کہ آخر ہم محل میں داخل ہوتے  
ہی کیسے فضا میں نکل گئے اور ہماری طاقتیں  
کیوں نہیں کام کر رہی؟ چن چنگو نے کہا۔  
”ہاں اب تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

مجھے جوڑم دیوتا نے بتلایا ہے کہ جب تم دونوں  
نے دروازہ کھولا تو کندھے میں نکلے ہوئے جوتے  
کو علیحدہ نہ کیا جس کی وجہ سے محل میں داخلے  
کے ساتھ ہی تمہاری طاقتیں سب ہو گئیں اور  
جوڑم دیوتا نے تم دونوں کو ہوا میں لٹکا دیا  
جاگوں جن نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

اس کا مطلب ہے جب تک وہ جوتا نہ ہٹایا  
جائے ہم یوں ہی رہیں گے۔ چن چنگو نے کہا۔  
”ہاں جب تک جوتا کندھے سے علیحدہ نہ کیا  
جائے تم ایسے ہی رہو گے اور جوتا تم ہٹا  
نہیں سکتے اس لئے اب تم بے بس ہو۔ میں اب

دیوتا نے جاگوں جن کو سمجھاتے ہوئے کہا۔  
”بہت اچھی ترکیب ہے دیوتا میں ابھی جا کر  
اگ جلاتا ہوں اور انہیں جلا کر راکھ کر دیتا ہوں۔“  
جاگوں جن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ اٹھ کر واپس مڑا اور پھر  
کمرے سے باہر نکل کر محل کے صحن میں آگیا  
جہاں چن چنگو اور پنگو دونوں ہوا میں بیٹھے  
ہوئے تھے۔

میں ابھی تم دونوں کا بندوبست کرتا ہوں میں  
تمہیں جلا کر راکھ کر دوں گا تم دونوں نے میرا ناظم  
بند کر رکھا ہے۔ جاگوں جن نے ان سے مطالبہ  
ہو کر کہا۔

”ہاں جاگوں جن واقعی تم جیت گئے تم اور  
تمہارے دیوتا میں بڑی صلاحیتیں ہیں۔“ چن چنگو نے  
ایسے لہجے میں کہا۔ جیسے اس نے شکست تسلیم کر  
لی ہو۔ پنگو اسے حیرت سے دیکھنے لگا کیونکہ  
چن چنگو نے آج تک کسی سے شکست تسلیم نہیں  
کی تھی۔

دیکھا آخر تم نے میری اور میرے دیوتا کی

مے آنے سے پہلے پہلے کچھ کرنا چاہئے چھپو  
نے کہا۔  
یہاں سے کسی طرح جان چھوٹے تو جتا علیہ  
کریں" چنگو نے کہا۔  
"مگر یہاں سے جان کیسے چھوٹے چھپو نے کہا  
اب چنگو بھلا کیا جواب دیتا خاموش رہا۔  
چھپو نے آنکھیں بند کیں اور داغ سے سوال  
کرنے لگا۔ کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ کس  
درجہ کنڈے سے جوتا علیہ کرنا چاہیے۔  
داغ نے جواب دیا کہ وہ کچھ نہیں بتا سکتا  
اب تو قسمت ہی انہیں سچا سکتی ہے۔  
چھپو یہ جواب سننے پر مایوس سا ہو گیا  
اور اب ہو بھی کیا سکتا تھا۔ وہ بے بس ہو گئے  
تھے۔ چھپو نے بندر بابا سے رابطہ قائم کرنے  
کی کوشش کی مگر بے سود، بندر بابا جتنے میں مصروف  
تھا اس لئے اس سے رابطہ قائم نہ ہو سکا۔  
"میری سمجھ میں ایک ترکیب آئی ہے چھپو  
بند نے کہا۔  
"وہ کیا" چھپو نے چونک کر پوچھا۔

باہر جاکر جنگل سے بڑی بڑی لکڑیاں لاکر تمہارے  
نیچے ڈھیر کروں گا اور پھر ان میں آگ لگا  
دوں گا اس طرح تم دونوں آگ میں جل کر  
راکھ ہو جاؤ گے" جاگوہ جن نے انہیں بتلایا اور  
پھر وہ اچھٹا کودتا محل سے باہر چلا گیا۔  
"یہ تو بہت برا ہوا چنگو اب کیا کریں  
کسی طرح جوتا کنڈے سے علیہ ہو تو ہماری  
جان چھوٹے ورنہ یہ جن تو واقعی ہمیں جلا کر  
راکھ کر دے گا" چھپو نے چنگو سے مخاطب  
ہو کر کہا۔  
"تم نے شکست کی بات اس لئے کی تھی کہ  
تمہیں اصل راز کا علم ہو جائے یا واقعی تم  
شکست مان چکے ہو" چنگو ابھی تک اس شکست  
کے بارے میں سوچ رہا تھا۔  
"ارے وہ تو اصل راز معلوم کرنے کے لئے  
کیا تھا ورنہ میں تو آخری دم تک جدوجہد  
کرنے کا قائل ہوں" چھپو نے جواب دیا اور  
چنگو کو تسلی ہوئی۔  
"مگر اب جوتے کا کیا کریں ہمیں جاگوہ جن





کیوں نہ ہم جاگوں جن کی منت کریں اور  
عارضی طور پر پورم دیوتا کے پوجاری بن جائیں شاید وہ  
ہمارے داتا میں آجائیں اور اس طرح ہم اپنی صلاحیتیں  
واپس لے لیں۔" پنگو نے کہا۔  
"نہیں پنگو میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا کہ  
اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کی بجائے کسی بت کو سجدہ  
کروں! چاہے میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے میں  
تو بت ٹنکی ہوں بت پرست نہیں۔ اللہ تعالیٰ  
اس بت سے کہیں زیادہ طاقتور ہے وہ اگر چاہے  
تو ہمیں دیسے ہی رہ کرادے۔ اسکی طاقت سے  
کچھ بعید نہیں" چھن چنگو نے با اعتماد لہجے میں کہا۔  
پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ کسی  
طرح ہماری رہائی کرا دے۔ اللہ تعالیٰ خلوص سے  
مانگی ہوئی دعا ضرور قبول کرتا ہے۔ پنگو نے کہا  
"ہاں یہ ٹھیک ہے ہمیں باؤنس ہونے کی بجائے  
اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے" چھن چنگو نے کہا  
اور پھر اس نے دعا کے نئے ہاتھ اٹھاتے  
ہوئے کہا۔

"یا باری تعالیٰ ہم دونوں غلاموں کے غلام بن گئے"

جدوجہد کر رہے ہیں تو ہماری مدد کرنا تو  
 سب سے زیادہ طاقتور ہے تو ہماری مدد کرنا چاہیے  
 نے بڑے غصے سے دعا مانگی۔ عین اسی لمحے جاگوں  
 جن ایک پرانے درخت کا بڑا سا تنا اٹھائے  
 محل کے اندر داخل ہوا۔ تنا بہت بڑا تھا اس  
 لئے جیسے ہی جاگوں جن نے تنا دروازہ سے  
 اندر کرنے کیلئے اسے جھکایا اس کے ہاتھ نے  
 جھٹکا کھایا اور تنے کا سرا عین دروازے کے کونڈے  
 میں جا لگا۔ تنا اتنے زور سے لگا تھا کہ جوتا  
 تو جوتا کنڈا اکھڑ کر دروازے سے دور جاگرا  
 اور جوتا علیحدہ ہوتے ہی چوڑم دلوٹا کا ظلم  
 نوٹ گیا اور وہ دونوں دعوام سے نیچے آگئے  
 ان کی طاقتیں واپس آگئی تھیں چنانچہ جین جینگو  
 نے فوراً پنگو کا ہاتھ پکڑا اور وہ دونوں  
 نظروں سے غائب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی  
 بددقت مدد کی تھی اور ان کی مالیوسی کامیابی  
 میں تبدیلی ہو گئی۔

جاگوں جن خوشی کے مارے اچھٹا کودتا محل سے  
 نکلے اور اس نے پرانے اور سوکھے درخت  
 کے تنے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ایک  
 زوردار جھٹکا دیا تو یہ تناور درخت جڑ سے  
 اکھڑتا چلا آیا۔ پھر اس درخت کو لئے وہ  
 سیدھا محل کی طرف آیا۔ درخت خاصا بڑا اور  
 پھیلا ہوا تھا اس لئے سنبھالتے سنبھالتے بھی اس  
 کے تنے کا سر دروازے سے ٹکرا گیا۔ یہ  
 ٹکر اتنی شدید تھی کہ دروازے کا کنڈا اکھڑ  
 کر دور جاگرا۔ اور کنڈا دروازے سے علیحدہ ہوتے





ہی چورم دیوتا کا عظیم ٹوٹ گیا اور  
اور چنگو دونوں سزاوار ہو کر نیچے فرش پر گرے  
اور ان کی صلاحیتیں واپس آگئیں۔

جاگوں جن کو بھی کنڈا ٹوٹنے کا احساس  
گیا اس نے دہشت کے علم میں تباہی مچا دی  
اور اچیل کر محل کے اندر آ گیا اور جب  
نے وہاں ہوا میں ان دونوں کو لٹکا ہوا  
دیکھا تو اس کے ہوش اڑ گئے اچھا بھلا  
ہوا شکار ہاتھ سے تلک گیا تھا۔

وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا اور پھر  
سے بھاگتا ہوا چورم دیوتا کے بت کی طرف  
بھاگا مگر ابھی اس نے دو تین قدم ہی اٹائے  
تھے کہ منہ کے بل دھڑام سے نیچے آ کر  
اسی لمحے چن چنگو اور چنگو ظاہر ہو گئے۔

چن چنگو نے اپنا ہاتھ اس کی طرف اٹھا  
ہوا تھا پھر اس نے اپنا ہاتھ فضا میں  
کیا اور جاگوں جن ہوا میں بند ہوتا چلا گیا  
میں اسی جگہ جہاں وہ دونوں لٹکے ہوئے  
بیٹھے ہی جاگوں جن وہاں پہنچا چن چنگو نے



یہاں بات ہے دیکھو اب ہم سے دھوکہ کھنے کی کوشش نہ کرنا ہم اب تمہاری باتوں میں نہیں آئیں گے" چھینچنگو نے کہا۔  
 میں کوئی دھوکہ نہیں کرنا چاہتا میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ آخر تم ہمارے پیچھے کیوں لگ گئے ہو ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے" جاگو نے جن نے کہا۔

"اچھا ابھی تم پوچھ رہے ہو کہ ہم تمہیں کیوں ختم کرنا چاہتے ہیں تم ظالم ہو۔ انسانوں اور جنوں پر ظلم کرتے ہو۔ تم نے اس بڑھیا کو لالچ دیکر کسی لڑکیوں کا خون پیا ہے اور میں ظالموں کے خاتمہ کے لئے کام کرتا ہوں اس لئے تمہارا اور تمہارے دیوتا کا خاتمہ بے حد ضروری ہے" چھینچنگو نے جواب دیا۔

"دیکھو اگر صرف یہی بات ہے تو میں آج سے ظلم سے توبہ کرتا ہوں آئندہ میں کسی انسان یا جن پر ظلم نہیں کروں گا۔ تم مجھے معاف کر دو" جاگو نے جن نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

میں کچھ پڑھ کر ہاتھ کو زور سے جھٹکا دیا جاگو نے جن ہوا میں دھکا رہ گیا۔  
 "دیکھو یہ ہے میرے اللہ تعالیٰ کی طاقت اس نے کسی طرح ہمیں رہائی دلائی اور یہ ظالمین اسی جگہ لٹکا ہوا ہے جہاں اس دیوتا نے ہمیں دکھایا تھا" چھینچنگو نے پنگو نے مخاطب ہو کر کہا۔

"اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور اور اپنے بندوں بڑا ہی مہربان ہے غلوں دل سے مانگی دعا ضائع نہیں جاتی" پنگو نے سر ہلاتے ہوئے اسے اب یہیں لٹکا رہنے دو اندر چل کر اس دیوتا سے بھی دو دو ہاتھ کریں" چھینچنگو نے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے اسکا خاتمہ تو کر دیں" پنگو نے کہا۔  
 "نہیں جب تک چڑم دیوتا کا بت نہیں ٹوٹے گا نہیں مرے گا" چھینچنگو نے کہا اور پھر وہ دونوں چڑم دیوتا طرف بڑھنے لگے۔

"ظہر رک جاؤ میری بات سنو" اچانک ہوا میں سے جاگو نے انہیں آواز دیتے ہوئے کہا۔



جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے انکی حیرت سے  
انکیں چٹ گئیں۔ کیونکہ چوڑم دیوتا کا بت وہاں  
موجود تو تھا۔ مگر بت کے گھرو سرخ رنگ کا دھواں  
سا چھایا ہوا تھا جو برابر گردش کر رہا تھا چوڑم  
دیوتا کا بت مکمل طور پر اس سرخ رنگ کے  
دھواں میں چھپا ہوا تھا۔

نہا، ہا، ہا، ہا تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے نہ ہی  
تمہاری کوئی طاقت مجھ پر اثر کر سکتی ہے۔ اگر  
تم قریب آئے تو جل کر راکھ ہو جاؤ گے  
میرے سچاری نے تمہیں اسے باتوں میں لگا کر  
دکے رکھا تھا کہ میں اس وقت تک زمین کی  
اتھ سے اس دھواں کو منگوا لوں اگر تم  
فوراً یہاں آجاتے تب البتہ مجھے مشکل ہو جاتی  
چوڑم دیوتا کے بت سے آواز نکلی۔

وہ دونوں ایک لمحے کے لئے خاموش ہو گئے  
پھر چھپکو نے سوچا اس پر اپنی طاقت آزمائی  
چاہیے ہو سکتا ہے یہ ہمیں دھوکا دے رہا ہو۔  
چنانچہ اس نے اپنا ہاتھ اس کی طرف اٹھایا  
اور منہ ہی میں کچھ پڑھنے لگا مگر کچھ بھی

نہیں ظلم تمہاری نش نش میں رچ چکا ہے  
اب تم باز نہیں آ سکتے اسوقت تو صرف یہ  
بات اس نے کر رہے ہو تاکہ تمہاری جان بچ  
جائے! چھپکو نے فیصلہ کن ہجے میں کہا۔

تمہیں میں سچ کہہ رہا ہوں تم جو چاہو تم  
اٹھو لو جس طرح چاہو تسلی کر لو جاگو نہ جن  
نے ان کے سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا  
آچھا ابھی تم یہیں پھرو پہلے میں تمہارے دیوتا  
کا خاتمہ کروں پھر تم سے بات کروں گا  
چھپکو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

میرے دیوتا کو بھی معاف کر دو۔ میرا دیوتا بھی  
کبھی مجھے ظلم پر نہیں اکسائے گا۔ جاگو نہ جن نے  
دوبارہ ان کی منت کرتے ہوئے کہا۔

چھپکو نے چھپکو یہ ہمارا وقت ضائع کرنا چاہتا  
ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم کسی اور جگہ  
میں پھنس جائیں۔ چھپکو نے چھپکو کا ہاتھ پکڑ کر  
اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس کمرے  
کی طرف بڑھے جس میں چوڑم دیوتا کا بت تھا

سی چٹان ہے جو گرز کی شکل میں ہے۔ داغ  
نے جواب دیا۔  
میں اس گرز تک کیسے پہنچ سکتا ہوں چھنگو  
نے پوچھا۔

”اس گرز تک پہنچنا بہت مشکل ہے تم ایسا  
کرد کہ اس غار میں جاکر بزرگ بابا سے پوچھو  
وہ تمہیں بتائے گا زمینی گرز تک پہنچنے کا راستہ  
صرف اسے ہی آتا ہے۔“ داغ نے جواب دیا۔  
اور چھنگو نے سمجھیں کھول دیں وہ نیزی سے  
واپس مڑا اور چھنگو سے کہنے لگا

”میرے پیچھے آؤ۔“

”مگر کہاں“ چھنگو نے اس کے پیچھے جاتے ہوئے کہا  
”اس بزرگ بابا کے پاس جس نے ہمیں سانپوں  
والی پہاڑی تک پہنچایا تھا“ چھنگو نے کہا اور  
پھر وہ دونوں بھاگتے ہوئے محل کے دروازے  
سے باہر نکلتے چلے گئے۔ راستے میں جاگتے جن  
انہیں آوازیں دیتا رہ گیا مگر انہوں نے اس کی  
کوئی بات نہیں سنی۔

محل سے باہر آکر چھنگو سیدھا اس جگہ گیا

نہ ہوا۔ سرخ دھواں اپنی طرح بت کے  
گردش کرتا رہا۔  
چھنگو نے اپنی پوری کوشش کر لی مگر  
دھواں نہ جانے کیا تھا کہ اس پر کسی  
حادث کا اثر نہ ہوا۔

جب ہر طرف سے چھنگو بایوں ہو گیا  
اس نے اپنے داغ سے سوال کیا۔  
کہ وہ چوڑم دیوتا کے بت کو کیسے  
سکتا ہے۔

اس کے داغ نے جواب دیا کہ یہ دھواں  
بے حد خطرناک ہے اور زمین کی سطحی تہ  
آیا ہے اس پر کوئی طاقت اثر نہیں کرتی  
اب اس بت کو تباہ کرنے کا ایک  
طریقہ ہے کہ زمینی گرز حاصل کیا جائے  
زمینی گرز اس دھواں کے اثر کو توڑ سکتا ہے۔  
چھنگو نے دوبارہ سوال کیا۔

”زمینی گرز زمین کی آس تہ میں پایا جاتا  
ہے جہاں سے یہ دھواں آیا ہے یہ ایک



یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور آپ کی دعا سے ہوا ہے بزرگ بابا" چھ چنگو نے کہا۔  
 "ہاں سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوتا ہے  
 دیے تمہارے دوست بندر نے تمہاری خاطر قربانیاں  
 دی ہیں یہ تمہارا سچا دوست ہے" بزرگ بابا نے کہا  
 "ہاں واقعی اس نے اب تک کئی بار میری جان  
 بچائی ہے" چھ چنگو نے جواب دیا۔

خیر یہ باتیں ہوتی رہیں گی اب مجھے بتاؤ  
 کہ تم میرے پاس کیسے آئے ہو؟ بزرگ بابا  
 نے کہا۔

باباجی آپ کو علم ہی ہوگا کہ ہم غلام جاگوں  
 جن اور اس کے دیوتا کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں  
 جاگوں جن کو تو ہم نے بے بس کر دیا ہے  
 مگر جب تک اس بت کا خاتمہ نہ کیا جائے  
 جاگوں جن کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ مگر دیوتا کے  
 بت نے اپنے گرد زمین کے تہ سے سُرخ  
 دھواں منگوا کر لپیٹ لیا ہے اور مجھے معلوم ہوا  
 ہے کہ جب تک زمینی گرز حاصل نہ کیا جائے  
 اس بت کا خاتمہ نہیں ہو سکتا اور زمینی گرز

جہاں غار کا دروازہ تھا اب وہاں ایک اور  
 جھڑی اُگ آئی تھی غار کا دروازہ اس جھڑی  
 کی جڑ میں سے صاف نظر آ رہا تھا چھ چنگو نے  
 جھڑی کو ایک طرف ہٹایا اور پھر وہ غار میں  
 داخل ہو گیا چنگو بندر بھی اس کے پیچھے پہلے  
 اندر داخل ہو گیا۔

وہ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے اس کمرے میں  
 پہنچے جہاں بزرگ بابا چراغ جلائے عبادت میں مصروف  
 چھ چنگو نے بڑے مؤدبانہ طریقے سے انہیں  
 سلام کیا۔

بزرگ بابا نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا پھر سر  
 ہلا کر سلام کا جواب دیا اور انہیں بیٹھنے کا  
 اشارہ کیا۔ وہ دونوں خاموشی سے ان کے قریب  
 بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔

بزرگ بابا نے عبادت سے فارغ ہو کر سر اٹھا  
 اور پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اپنی عاقبتیں واپس ملنے کی مبارک باد ہو  
 اور تمہیں بھی چنگو تم نے وہ سنہرا پھول کھا کر  
 خاصا فائدہ حاصل کر لیا ہے"

جہاں مٹا ہے اس کا راستہ صرف آپ جانتے ہیں  
 چھن چھنگو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
 "ہوں زمینی گرز" بزرگ بابا یہ کہہ کر کچھ  
 دیر خاموش رہے پھر کہنے لگے

"تمہارا مقصد بے حد نیک ہے اس لئے میں  
 تمہیں راستہ ضرور بتاؤں گا مگر زمینی گرز میں  
 سینچنے کے لئے تمہیں بڑی تکلیفیں اٹھانی پڑیں گی  
 اور ہو سکتا ہے تمہاری جان بھی چلی جائے"  
 "آپ ہمیں راستہ بتائیں باباجی ہم اللہ تعالیٰ کی  
 مدد سے یہ گرز ضرور حاصل کر لیں گے" چھن چھنگو  
 نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اہمیت کرد اللہ تعالیٰ کی مدد اور میری  
 دعا تمہارے ساتھ ہوگی" بزرگ بابا نے کہا۔  
 کچھ دیر خاموشی عاری رہی پھر بزرگ بابا نے کہا  
 "سنو چھن چھنگو اس جگہ کے مغربی کنارے پر  
 ایک چٹھہ ہے جس کا پانی سرخ رنگ کا ہے  
 اس چٹھہ کے قریب ایک غار ہے تم اس غار  
 میں داخل ہو جاؤ یہ غار نیچے اترتا جاتے گا  
 یہاں تک کہ زمین کے سب سے نیچے جھے تک

پہنچ جائے گا۔ جہاں یہ غار ختم ہو وہاں  
 ایک چٹان سی آجائے گی اس چٹان کو توڑ  
 دے تو اس کے اندر سے وہ گرز نکلے گا  
 وہ گرز ہے کہ تم اس غار کے راستے واپس آجانا  
 "مگر باباجی یہ تو بے حد آسان بات ہے صرف  
 سفر ہی تو کرنا ہے" چھن چھنگو نے کہا۔

نہیں بیٹے اتنا آسان نہیں جتنا تم سمجھتے ہو  
 اس کے راستے میں مین وادیاں آتی ہیں۔ پہلی  
 وادی میں خوفناک شیر جلتے ہیں ان شیروں کا خاتمہ  
 کر کے تم غار میں آگے بڑھ سکو گے اس کے  
 بعد دوسری وادی کالے چیتوں کی آتی ہے تیسری  
 وادی زہریلے سانپوں کی ہے ان وادیوں سے گزرنے  
 کے بعد ہی تم گرز تک پہنچ سکو گے۔ یہ بات  
 خیال میں رکھنا کہ غار میں داخل ہوتے ہی تم  
 دونوں کی عاتقیں ختم ہو جائیں گی اور ان وادیوں  
 سے تم صرف اپنی عقلمندی اور چالاکی سے گذر  
 سکتے ہو" بزرگ بابا نے کہا۔

ٹھیک ہے بزرگ بابا ہم تو اللہ تعالیٰ کی  
 مدد اور اسرار سے پر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد



زیر ہی ایک درخت کی شاخ توڑ لی تاکہ  
کسی وقت کام آسکے۔  
شاخ اتر میں لئے ہوئے وہ غار کے اندر  
داخل ہو گیا پنگو بھی اس کے پیچھے پیچھے غار  
کے اندر داخل ہو گیا۔

کرے گا" چمن پنگو نے اٹھتے ہوئے کہا۔  
"ہاں بیٹے اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا جہاں  
خدا حافظ بزرگ بابا نے ان دونوں کے سڑن پر  
ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔  
اور وہ دونوں خاموشی سے چلتے ہوئے غار  
سے باہر نکل آئے۔

"آؤ پنگو جنگل کے مغربی کنارے کی طرف  
چلیں راستہ تو واقعی بے حد کنٹھن ہے مگر ہمیں  
مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ انشاء اللہ ہم کامیاب  
لوں گے۔" چمن پنگو نے پنگو سے کہا۔ اور پنگو  
نے سر ہلادیا۔

پھر وہ دونوں تیزی سے جنگل کے مغربی  
کونے کی طرف بڑھنے لگے۔  
تقریباً مین گھنٹے تک مسلسل چلنے کے بعد  
وہ اس چٹھ پر پہنچ گئے جس کا پانی سرخ  
رنگ کا تھا اس کے قریب ہی وہ غار  
موجود تھا۔

چمن پنگو نے غار کے دھاتے پر کھڑے ہو کر  
اللہ تعالیٰ سے کامیابی کی دعا مانگی اور پھر

بری طرح تنک گئے تو چن چنگو ایک جگہ بیٹھ گیا۔

"میرا خیال ہے ہمیں یہاں کچھ دیر آرام کر لینا چاہیے یہ غار تو بہت طویل ہے" چن چنگو نے کہا۔

"ہاں میں بھی تنک گیا ہوں" چنگو نے ایک طرف بیٹھتے ہوئے کہا۔

چن چنگو نے دیوار سے پشت لگا کر آنکھیں بند کر لیں اور چونکہ وہ بے حد تنک گیا تھا اس لئے اسے فوراً ہی نیند آگئی۔

چنگو کچھ دیر تو آرام کرتا رہا پھر وہ اٹھا اور آگے بڑھنے لگا وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ شہر کی وادی تک پہنچنے کے لئے ابھی کتنا سفر باقی رہتا ہے۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ اچانک اسے دور سے شیر کے گرجنے کی آواز سنائی دی وہ سمجھ گیا کہ شہر کی وادی اب نزدیک آگئی ہے۔

وہ سوچنے لگا کہ آگے جائے یا واپس چن چنگو

جیسے ہی وہ دونوں غار کے اندر داخل ہوئے ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس اندھیری غار کے اندر روشنی سی پھیل گئی ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے غار کی دیواروں سے روشنی چن چن کر آرہی ہو۔

وہ دونوں بڑے حیران ہوئے مگر وہ رکے نہیں بلکہ آگے بڑھتے ہی چلے گئے۔ غار میں شروع شروع میں چمکاؤ اڑتے نظر آئے مگر آہستہ آہستہ وہ غائب ہو گئے۔

وہ دونوں مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ جب وہ



”کون ہو تم اور یہاں کیسے آئے؟“  
 پنکلو چونکہ جانور تھا اس لئے وہ ان کی  
 زبان آسانی سے سمجھ سکتا تھا۔

”میرا نام پنکلو ہے میرا ایک انسان دوست  
 ہے چھن پنکلو، ہم دونوں ایک ظالم جن اور  
 اس کے دلوتا کے خاتمے کے لئے زمینی گرز  
 حاصل کرنے کے لئے نکلتے ہیں“ پنکلو بند نے  
 ڈرتے ڈرتے کہا۔

”ہوں زمینی گرز، تم احمق ہو جو یہ گرز  
 لینے کے لئے آئے ہو ہم نہیں کسی صورت  
 آگے نہیں جانے دیں گے اس لئے بہتر ہے  
 کہ تم واپس چلے جاؤ“ شیر نے غصے سے  
 غراتے ہوئے کہا۔

”نہیں ہم بھی فیصلہ کر کے نکلتے ہیں کہ گرز ضرور مل  
 کریں گے چاہے اس کے لئے ہماری جان ہی کیوں نہ چلی  
 جائے پنکلو نے کہا۔ ”اچھا جاؤ اور اپنے دوست کو لے  
 آؤ“ شیر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”کیا تم یہیں یہاں سے گزرنے دو گے؟“  
 ”تم آؤ تو جی“ شیر نے جواب دیا اور

کی طرف چلا جاتے۔ وہ کچھ دیر کھڑا سوچتا رہا  
 پھر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ آگے جا کر دیکھے  
 تو سہی کہ وادی میں کتنے شیر موجود ہیں۔  
 چنانچہ وہ آگے بڑھنے لگا ابھی وہ تھوڑی  
 ہی دور گیا ہو گا کہ اس نے دیکھا کہ  
 غار ختم ہو گیا ہے اور اب وہاں ایک چوٹی  
 سی وادی تھی وادی کے دوسرے سرے پر  
 دوبارہ غار کا دھانہ نظر آ رہا تھا۔ اور اس  
 وادی میں سیکڑوں شیر گھوم رہے تھے بہت  
 بڑے اور خوفناک شیر۔

جیسے ہی انہوں نے پنکلو بندر کو دیکھا وہ  
 تیزی سے اس کی طرف پکے پنکلو نے واپس ہجانا  
 چاہا مگر شیروں نے اسے فوراً ہی گھیر لیا  
 ان کی غراہٹوں سے پنکلو کی جان نکلی جا  
 رہی تھی۔

دوسرے لمحے ایک قوی ہیکل اور بوڑھا شیر  
 آگے بڑھا اور پنکلو کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا  
 ایک لمحے تک وہ غور سے اسے دیکھتا رہا۔  
 پھر گرجدار آواز میں بولا۔

پنگو خوشی سے اچھلتا کودتا واپس چلا گیا جب  
وہ چھن چنگو کے پاس پہنچا تو وہ ابھی تک  
سو رہا تھا پنگو نے اسے اٹھایا اور ساری بات  
بتا دی۔

اُسے اگر شیر ہمیں کچھ نہ کہیں تو مزے  
آجائیں گے۔ چھن چنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا  
اور وہ دونوں تیزی سے شیروں کی وادی کی  
طرف بڑھنے لگے۔

ادھر پنگو کے جانے کے بعد سردار شیر نے  
باقی شیروں سے کہا کہ ہمیں انسان کا گوشت  
کھانے مدت ہو گئی ہے اب خوب دعوت ہوگی  
میں نے بندر کو اس لئے بھیج دیا تھا کہ کہیں  
وہ انسان ڈر کر نہ بھاگ جائے اور باقی شیر  
بھی اس کی بات سن کر خوشی سے اچھلتے لگے  
تھوڑی دیر بعد چھن چنگو اور پنگو وادی کے  
سر پہ پہنچ گئے۔

وہ پہلے تو شیر ان دونوں کو دیکھ کر انکی  
طرف پکے پکے مگر پھر اچانک چیخ کر واپس دوڑنے



آج ہم بڑے مزے کی دعوت کھاتے۔  
ہوں تو ان کی نیت خراب تھی: چھن چنگو

نے کہا: شاخ کس درخت کی ہے جس سے شیر  
شگتے ہیں۔ چنگو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا  
معلوم نہیں میں نے تو دیے ہی اسے توڑ  
یا تھا تاکہ چھوٹے موٹے جانوروں کو بٹایا  
جائے اب مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ کوئی خصوصی  
شاخ ہے اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ ہماری  
مدد کر رہا ہے۔ چھن چنگو نے خوش ہوتے  
ہوئے کہا۔

اُن معلوم تو ایسے ہی ہوتا ہے۔ چنگو نے کہا  
اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھتے  
گئے کافی دیر تک چلنے کے بعد وہ دوسری  
وادی کے قریب پہنچ گئے یہاں سیاہ رنگ کے  
انگ چیتے گھوم رہے تھے انہوں نے جب ان  
دونوں کو دیکھا تو وہ غراتے ہوئے ان کی طرف  
چھن چنگو نے وہ شاخ ان کے سامنے کر  
لی اور شاخ کو دیکھ کر وہ چیتے بھی چپختے

گئے۔ شیروں میں جھگڑا مچ گئی اور وہ سب  
سمٹ کر ایک کونے میں دھب گئے۔

”ارے انہیں کیا ہوا یہ ہم سے خوفزدہ کیوں  
ہو گئے ہیں“ چھن چنگو نے حیران ہوتے ہوئے کہا،  
”معلوم نہیں میں پوچھتا ہوں“ چنگو نے بھی حیران  
ہوتے ہوئے کہا۔

اور اس نے زور سے آواز دیکر ان سے  
یہ بات پوچھی۔

”یہ شاخ پھینک دو اس کی بو کی وجہ  
سے ہم تمہارے قریب نہیں آسکتے“ سردار شیر  
نے چیخ کر کہا۔

”اچھا تو یہ اس شاخ سے ڈر گئے ہیں  
چلو اچھا ہوا ہمیں ان کا احسان نہیں اٹھانا  
پڑا آؤ وادی پار کر کے غار میں داخل ہو  
جائیں۔ چھن چنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور  
وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے وادی پار  
کر گئے جب وہ غار میں داخل ہوئے تو پیچھے  
سے شیر کی آواز آئی۔

”کاش تمہارے ہاتھ میں یہ شاخ نہ ہوتی تو

ہوتے واپس پلنے اور ایک طرف دب گئے۔  
چھن چنگو اور چنگو نے دوڑ کر یہ وادی بھی  
پار کر لی اور ایک بار پھر غار میں داخل ہو گئے  
اب وہ خوش تھے بے حد خوش، اس شاخ نے  
تو وہ کام دکھایا تھا جس کا وہ تصور بھی نہیں  
کر سکتے تھے۔

اب وہ غار میں دوڑنے لگے مگر جلد ہی وہ  
تھک گئے چنانچہ ایک بار پھر آرام کرنے بیٹھ گئے  
تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد اٹھے اور آگے  
بڑھنے لگے جلد ہی وہ سانپوں کی وادی کے قریب  
پہنچ گئے اس وادی میں ہر قسم کے سانپ کھینچ  
رہے تھے ایسے گستاخا جیسے یہاں سانپوں کا  
سمندر ہو۔

چھن چنگو نے یہاں بھی شاخ آگے بڑھائی مگر  
ان سانپوں پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اب  
تو وہ دونوں گھبرا گئے۔

اچانک چھن چنگو کو ایک خیال آیا اس نے  
شاخ کا ایک پتہ توڑ کر ان سانپوں کی طرف  
پھینکا جیسے ہی پتہ سانپ سے ٹکرایا وہ اچھل

جھاگ اور پھر تو وہ تیزی سے بھاگنے لگے جس  
جس سانپ کا بھیم اس پتے سے ٹکراتا وہ اچھل  
کر دو ہٹ جاتا۔ اب درمیان میں ایک راستہ بنا  
بن گیا تھا۔

چنانچہ وہ اطمینان سے اس راستے پر چلتے  
ہوتے اس خوفناک وادی کو بھی پار کر گئے۔ اب  
ایک بار پھر وہ غار میں داخل ہو چکے تھے۔  
غار میں داخل ہو کر انہوں نے اطمینان کا  
موتل سانس لیا کیونکہ اس شاخ کی مدد سے  
وہ تینوں خوفناک وادیوں کو پار کر آئے تھے اب  
سند تھا اس چٹان کا۔

چلتے چلتے وہ اس چٹان تک پہنچ ہی گئے یہاں  
غار ختم ہو گئی تھی چٹان بہت بڑی تھی۔ اور اتنی  
محسوس تھی کہ اسے توڑنا تو ایک طرف بلایا  
بھی نہیں جاسکتا تھا۔

چھن چنگو سوچنے لگا کہ اب وہ کیا کرے  
کافی دیر تک مفز ماری کرنے کے باوجود بھی  
کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی۔ آخر سوچ  
پرچ کر وہ آگے بڑھا اور ہاتھ لگا کر اسے دیکھنے





لگا۔ اور ابابک اس کے دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شاخ چٹان سے چھوگئی جیسے ہی شاخ اس چٹان کیساتھ لگی ایک زوردار دھماکا ہوا اور چٹان ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوگئی وہ دونوں تیزی سے پیچھے ہٹے تاکہ پتھروں کی زد میں نہ آجائیں مگر چٹان اس طرح ٹوٹی تھی کہ اس کے ریزے رینگنے لگے تھے۔

جب گرد چھٹی تو انہوں نے دیکھا کہ جہاں چٹان پڑی تھی وہاں چٹان کا بنا ہوا ایک چھوٹا سا گرز پڑا تھا۔

چھٹنگو نے لپک کر وہ گرز اٹھا لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے اسے کامیاب کیا تھا گرز حاصل کرکے وہ واپس لوٹے اس بار انہوں نے بڑے اطمینان سے تینوں وادیاں پار کیں اور تقریباً دو دن تک چلنے کے بعد وہ اس غار کے دھانے سے باہر آگئے۔

وہ بید خوش تھے کیونکہ اب وہ اس ظالم دلوں کو آسانی سے توڑ سکتے تھے چنانچہ انہوں نے جاگرنہ کے محل کی طرف دوڑنا شروع کر دیا



جلدی وہ محل میں داخل ہو گئے وہاں جاگڑ  
جن ابھی تک ہوا میں لٹکا ہوا تھا اس نے  
جب چھچھگو کے کاڈھے پر نہیلی گرز دیکھا تو  
وہ بے اختیار رونے پٹنے لگا۔ اور ان کی قمیٹیں  
کرنے لگا مگر چھچھگو نے اس کے رونے پٹنے  
پر کان نہیں دھرے اور بھاگتا ہوا اس کمرے  
کی طرف بڑھا جہاں چوڑم دیوتا کا بت تھا۔  
چوڑم دیوتا کا بت وہاں موجود تھا اور  
اس کے گرد سرخ رنگ کا دھواں ابھی تک  
گردش کر رہا تھا

جیسے ہی وہ دونوں اندر داخل ہوتے چوڑم  
دیوتا کے بت میں سے بھی پھیننے کی آوازیں  
آنے لگیں۔ چھچھگو تیزی سے آگے بڑھا اور  
اس نے پوری قوت سے گرز چوڑم دیوتا کے  
بت پر دے مارا۔ جیسے ہی گرز اس دیوتا کے  
بت پر لگا ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف  
پھیننے اور رونے کی آوازیں آنے لگیں جیسے بیٹھار  
دوہیں چیخ چلا رہی ہوں ہر طرف گرد ہی گرد  
چھا گئی تھی۔

جب گرد چھٹی تو انہوں نے دیکھا کہ وہ  
محل غائب ہو چکا تھا اب وہاں جنگل ہی جنگل  
تھا۔ اور درمیان میں جاگڑ جن کی لاش پڑی  
ہوئی تھی جو بہت ڈراؤنی لگ رہی تھی۔ اس کے  
کاڈھوں پر موجود سانپ بھی مر چکے تھے۔  
"خدا کا شکر ہے کہ ہم ایک اور ظالم کا  
خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں" چھچھگو نے  
خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں اللہ نے مہربانی کی ہے اب اس لاش  
کو لے کر اس شہر میں چلا جائے تاکہ اسے  
بادشاہ کے سامنے پیش کیا جاسکے" چھچھگو نے کہا۔  
"ہاں چلتے ہیں" چھچھگو نے کہا اور پھر اس  
نے منہ میں پڑھ کر لاش کی طرف بھونک  
باری اور پھر اس نے آگے بڑھ کر اس  
قوی ہیکل اور لمبے چوڑے جن کی لاش یوں اٹھا  
لی جیسے وہ معمولی سا کھٹونا ہو جن کی لاش بالکل  
ہلکی چھلکی ہو چکی تھی۔  
"لاش اٹھاتے وہ جنگلی میں سے گزرتے ہوئے  
اس شہر کی دیواروں تک پہنچ گئے۔"



شہر کا دروازہ بند تھا مگر چھین چنگو کو لاش اٹائے دیکھ کر دروازہ کھول دیا گیا اور انہیں سیدھا بادشاہ کے پاس پہنچا دیا گیا۔  
بادشاہ نے جب اس خوفناک جن کی لاش دیکھی تو حیران ہوا۔

تم آگئے پراسرار بونے مگر یہ کیا ہے یہ تو کوئی خوفناک مخلوق ہے" بادشاہ نے کہا۔  
"بادشاہ سلامت یہ اس غلام جن کی لاش ہے جس سے بڑھیا نے گتھ جوڑ کر رکھا تھا۔ وہ اسے رزکیوں کا خون پلاتی تھی تاکہ جن اسے دوبارہ جوان کر دے اب تو آپ کو میری بات کا یقین آگیا ہو گا۔" چھین چنگو نے کہا۔  
ہاں اب ہمیں یقین آگیا ہے کہ وہ بڑھیا بڑی مکار اور غلام ہے میں ابھی دربار عام کا حکم دیتا ہوں" بادشاہ نے کہا اور پھر اسے تالی بجاتی فوراً ہی ایک غلام حاضر ہو گیا۔  
"دربار عام منعقد کیا جائے اور بڑھیا کو جیل سے نکال کر دربار میں پیش کیا جائے" بادشاہ نے حکم دیا اور غلام تیزی سے واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد دربار عام منعقد ہوا۔ شہر کے تمام لوگ وہاں موجود تھے چھین چنگو نے جاگوئے جن کی لاش زمین پر ڈال دی۔  
جب بڑھیا کو وہاں لے آیا گیا تو اس نے جاگوئے جن کی لاش دیکھتے ہی رونا پینا شروع کر دیا۔

"اب بتاؤ بڑھیا کیا تم اس جن کو رزکیوں کا خون پلاتی تھی" بادشاہ نے کڑکدارہجے میں کہا۔  
"ہاں بادشاہ سلامت مجھے اپنے جرم کا اقرار ہے مجھ سے غلطی ہوئی میں جوان بننا چاہتی تھی"

"تم غلام ہو اور مکار ہو بڑھیا میں تمہیں معاف نہیں کر سکتا۔" بادشاہ نے انتہائی غصے سے بچے میں کہا۔

اور وہ لوگ بھی بادشاہ کی حمایت میں نعرے لگانے لگے جن کی رزکیاں غائب ہوئی تھیں چنانچہ بادشاہ کے اشارے پر ایک جلاؤ نے آگے بڑھ کر تلوار کے ایک ہی وار سے بڑھیا

”حذر وہ جن — خزنک جن —“ دربان خوف کی شدت سے بری طرح کانپ رہا تھا۔ کیا ہوا اس جن کو؟ چھن چنگو نے حیرت سے پوچھا۔

”وہ زندہ ہو گیا ہے اور لوگوں کو کھا رہا ہے۔“ دربان نے کہا۔

”جاگوں جن زندہ ہو گیا مگر کیسے؟ چھن چنگو نے حیرت کی شدت سے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بادشاہ کچھ کہتا وہ دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ چنگو بند بھی اس کے پیچھے دوڑا۔

اب محل سے باہر بے پناہ شور تھا۔ دروازا کھینچوں سے پورا شہر گونج رہا تھا۔ چھن چنگو بھاگتا ہوا جب محل سے باہر آیا تو اس نے ایک حیرت انگیز منظر دیکھا۔

محل کے سامنے کھلے میدان میں لکڑیوں کا ایک بہت بڑا ڈھیر نعل رہا تھا۔ آگ کے شعلے دور دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ اور خزنک جاگوں جن اس آگ کے درمیان کھڑا تھا۔ اس کے سر اور کندھوں پر موجود سانپ بھی ہنسنے رہے تھے۔ اور جاگوں جن

کا سر قلم کر دیا اور بڑھیا کی لاش بھی جن کی لاش پر گر کر ترپنے لگی۔

”ان کی لاشوں کو جلا کر راکھ کر دو۔“ بادشاہ نے حکم دیا۔ اور پھر چھن چنگو اور پنگو کو لیکر اپنے محل میں آگیا۔

اس نے چھن چنگو کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے اس کے شہر اور رعایا کو ان ظالموں کے پنجے سے بچا لیا۔

ابھی چھن چنگو اور بادشاہ کو باتیں کرتے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اچانک باہر سے شور و غل اور چیخ و پکار کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

بادشاہ کے ساتھ ساتھ چھن چنگو بھی یہ آوازیں سنکر چونک پڑا۔ اسی لمحے ایک دربان دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ وہ بری طرح بوکھلایا ہوا تھا۔

”بابا۔۔۔ بادشاہ۔۔۔ سلامت؟“ دربان نے شدید بوکھلاہٹ کے عالم میں رک رک کر کہا۔

”کیا بات ہے؟“ یہ باہر کیسا شور ہے؟“ بادشاہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔